

۴۰ بندہ غفر

۱۳۵۳ھ ۱۳۳۵ھ ۱۳۱۵ھ

هو الله الغنى
گلدستہ مصطفوی معروف بہ اشعار عشقی

قوله تعالى

أَدْعُوهُمْ تِلْكَ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَأَدْعُوهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا
لَّئِنْ رَحِمَ اللَّهُ قَرْيَبًا مِنَ الْعَالَمِينَ أَدْعُوهُمْ فِي اسْمِي اسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ
عَنِ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

يَا أَسْأَلُكَ عِبَادِي عَنِّي يَا قَرِيبَ الرَّحِيمِ دَعْوَةُ الدَّاعِ إِذَا دَعَا
فَلْيَسْتَجِيبُوْنِي وَالَّذِي مَنُونِي لَعَلَّكُمْ يَرْضَوْنَ

قصیدہ جامع الدعوات حاوی جمیع مطالب و مرادات ہر گاہ حضرت قاضی الحاجات مدظلہ
ہدایت و نصرت بیان ایمان و اسلام و اعتقادات و سکارم اخلاق و حسن عادات و اعتبار
تکبائر و سیئات و طلب مقاصد صوری و معنوی و سائر حسنات فی الجہات و بعد المات مع
حصاید نعشہ و غزلیات طبع زاد بندہ پر خطا غلام مصطفیٰ تخلص عشقی متوطن
مکہ آباد بیدر حال ساکن حیدر آباد دکن جو مختصر طور پر طبع کر اسے کئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ
کرم و توفیق ہو تو دوسرے قصاید اور غزلیات وغیرہ بھی من بعد طبع کرانا ہو گا۔

کیونکہ تہ ناز و ترمہ ہو یہ گلدستہ کی بہار
حمد خدا و نعمت نبی کے ہیں اس میں پہول

در مطبع نور الاسلام طبع گردید

UNDO SECTION

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U56362

CHECKED-2002

بسم اللہ الرحمن الرحیم
انت المعین وایک نستعین

تقصیدہ جامع الدعوات بدرگاہ قاضی الحاجات طبر زاد ہندہ برخطا غلام مصطفیٰ مخلص
رباعی ولہ

نگار زبان ہے قل ہو اللہ احد
بس فضل کا قول کہ لکھ دو کلمہ یوں کہ ہے
اور تذکرہ جان ہے کہ اللہ احد
دل کہتا ہے کہ لکھ دو کلمہ یوں کہ ہے

مطلع قصیدہ جامع الدعوات

جیسا کہ کیا ہو سکے جسے تری حمد و ثنا یا رب
کچھ ہیں تو ہی نے پیدا یہ سب ارض و سما یا رب
نہیں خالق جاو کوئی ہی تیرے سوا یا رب
تو اول ہے مگر محکوم نہیں ہے ابتدا یا رب
تو ظاہر ہے نظر آتا نہیں پر ایک جا یا رب
جو تیری ذات کی تپاک ہر اک عیب علت سے
کہ تیری ذات ہے ہمتا ہے جو حمد و ثنا
تیرے ہنگام ہیں ہم اور تو ہمارا ہے خدا
نہیں رازق ہمارا دو مہر میں دو سرا
تو آخر ہے مگر تیری نہیں ہے انتہا
تو باطن ہے کسی جا پر نہیں ہے پر چہا
صفائیں ہیں تیری پاکیزہ سب بے انتہا

عاقبت سب تیری جو کچھ میں اپنی قدیمی ہیں
 نادرجہ خواہاں جو سب باتوں کی قدرت تو
 کہتے ہیں نیک و بد وہ تو سننا ہی مشکل
 جو کچھ اول و آخر ہوا ان سب کی خبر جو
 میں ان بات تیرے اور نہ ہے فرزند و زک
 ہیں کی شریک ضد و مذنی ہے محمد تیسرا
 تقدیر میں رہتا تو ہر اک و ہم و گمان سے ہے
 ترے خزانہ یک ذرہ ہی حرکت کر نہیں سکتا
 ہو مالک ہی تو اس کا حکم مصلحت سے ہے
 وہاں سے اور مکان سے پاک اگرچہ ذات تیری ہے
 ناسخ و نسخے یک قطرہ سے کیا کیا گوہر تابان
 جو دو جاوے عقل و دین زبان و گوش و چشم و دل
 رشتے ہیں جو تیرے پاک ہیں وہ جرم و عیب
 نابینا بنیا پر تو نے جو جو کہ میں نازل کی
 معنی اللہ سے لیکر بے پے تا اٹھ برس
 محمد مصطفیٰ کو کر کے ختم المرسلین آخر
 حاکمیت محمد مصطفیٰ کی جو اور سب کو
 عاجز مانگتے ہیں تجھ سے ہم کرتا ہوا اسکو

تو زندہ ہے ہمیشہ اور نہیں محکوم فنا یا رب
 وہی کراچی تو لما رب جو ہے جاسٹا یا رب
 جو کچھ پہاڑ کراچی سب وہ تو ہے ویکٹا یا رب
 ہی جو کچھ ہر دالمن ہے وہ تو جانا یا رب
 ہی شاہ قتل جو اللہ اعدا تو جہد کا یا رب
 نہیں اپنی ہے تیری کیف و کم بن و معنی یا رب
 ہے عاجز تیری کند ذات میں ہم و ذکا یا رب
 ہی تیرے خلق سے سب خیر و شر چھا کر یا رب
 جو کچھ کراچی تو ہی عدل اور یکساں یا رب
 مگر حاضر ہی تو ہر وقت اور ہر ایک جا یا رب
 تیری حکمت کو سمجھ یہ ہماری عقل کیا یا رب
 کرم سے تو نے جو نعمتیں کیں کیا عطا یا رب
 جو تیرا حکم ہوتا ہے وہ لاسے ہیں بجایا رب
 وہ ہیں سچ اور تیرا حکم ہے اونیں لکھا یا رب
 ہیں سب برحق جو کچھ ہے میں تو نے انبیا یا رب
 کلام اللہ تو نے آئندہ سے نازل کیا یا رب
 عذاب مشرود و درخ سے ہزار و جزا یا رب
 کلام پاک میں تو نے ہی ادھون کیا یا رب

ہر اک اعراب ہونے کا ہندی ہوں زبان میں اپنی اپنی تہجی سے مانگتا یا رب

دعا بر زبانِ سری

اَللّٰہِی سَیِّدِیْ یَا مُرْسِدِیْ یَا مُقْسِدِیْ یَا رَبِّ
 فِیْ سِرِّ کُلِّ عَمْرٍ فَتَجِیْبْ دَعْوَانَا یَا رَبِّ ۛ
 جَعَلْتَ الْمُصْطَفٰی وَ الْمُرْتَضٰی وَ ابْنَاکُمْ یَا رَبِّ
 تَکْفِیْلَ اَمْرِنَا فَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ یَا رَبِّ
 اَللّٰہِی اِنِّیْ اَلتَّائِبِیْنَ مِنْ بَرٍّ وَ اِحْسَانٍ
 وَ یَحْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ التَّوَّعِ الْجَزَا یَا رَبِّ
 فَارْزُقْ خَیْرًا رَّادٍ مِنْکَ یَعْنِیْ اَحْسَنَ التَّقْوٰی
 تَرُدُّنِیْ خَیْرَ عِلْمٍ وَ هُوَ عَلِمُ الْاَنْبِیَا یَا رَبِّ
 فَاجْعَلْ ظَاہِرًا وَ بَاطِنًا عَمَلَنَا خَیْرًا ۛ
 وَ هَبْ لِیْ اَحْسَنَ الْاَخْلَاقِ حِلْمٌ وَ اِحْمِلْ یَا رَبِّ
 وَ ارْزُقْ خَیْرَ رِزْقٍ طَیِّبٍ بَارِکٍ لَنَا فِیْہِ
 وَ هَبْ لِیْ خَیْرَ نِعْمَاتٍ کَثِیْرًا مَّا کَفَا یَا رَبِّہَا
 فَاجْعَلْ شَاکِرًا مِنْ قِلَّتِ نِعْمَاتِکَ الْحَسْبِ
 وَ اجْعَلْ اَسْعَدًا اَحْفَظْنِیْ سَوْءَ الْقَضَا یَا رَبِّ
 اَللّٰہِی عَارِفِیْ مِنْ کُلِّ اَفَاتٍ وَ هَاہِمَاتٍ
 اَعِزِّدْنِیْ مِنْ شَرِّ وَ رَاخِلْ مِنْ کُلِّ الْبَلَا یَا رَبِّ

فَنفَرَحْ رَبَّنَا فِي الْخَيْرِ وَادْخُلْنَا بِمِرَادٍ وَس
وَأَرْزُقْ مِنكَ الْكَلَامَ وَدَرَجَاتِ الْعُلَى يَا رَبِّ
أَفِضْنَا مِنْكَ إِيمَانًا وَاسْلَامًا وَإِخْلَامًا
فَاغْطِ مِنكَ آمَنًا وَالنَّفْرَاحُ وَالْقِيَا يَا رَبِّ
أَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ شَرِّ شَيْطَانٍ وَاعْتِلَاءِ
نَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ شَرِّكَ مِنْ دَرَكِ الشَّقَا يَا رَبِّ
أَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ شَرِّ الْأَفْلَاسِ وَالْبُخْلِ
نَعُوذُ بِسَمِيعِكَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَالْعَنَاءِ يَا رَبِّ
أَنَا عَبْدٌ ضَعِيفٌ أَنْتَ خَلَّائِي وَرَّاهِي
أَعِثْنَا عَافِيَا أَقْصِلْنَا حَاجَاتِنَا يَا رَبِّ
تَجَادَزْ عَنِّي مِنْ كُلِّ آثَامٍ وَعَصِيَاءٍ
تَقَبَّلْ تَوْبَتِي فَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْ بِنَا يَا رَبِّ
فَاعْفُ عَنَّا وَإِلَيْكَ ثُمَّ اسْتَدَيْتُ وَأَحْبَبْتُ
لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَرًّا عِلَامٌ مُصْطَفَى يَا رَبِّ

دعا پربان فارسی

رواکن حاجت داران و بیاضم دعا یا رب	توئی حاجت روا مقتدر و ما مطلب روایا رب
با خوبی و نیکی در دو عالم کن عطا یا رب	برای جسم و جان مصطفی و مرتضی یا رب

<p>تو از ما مهربان تر بودی بر حال ما یارب ہر آنچه حکم تو باشد بجان کرم بجای یارب بحق من بگرد و خاک ساری کیما یارب تویی درمان مائی درد ما را کن دوا یارب بدست رحمت خود عقدہ مارا گشایارب بپوش خود شام جان ما کن عطر سیایارب گناہان کردم و توبہ شکستم بار ما یارب کرمیستی تو من ہستم غریب دنیا یارب خراسان بخفت ہم کاظمین و کربلا یارب نگہ دارم ز آفتاب دہر فتنہ زایارب سزائے دشمنی باد شمنام دہ سزا یارب بدست من باشد دامن آل عبا یارب کرم کن درد و عالم بر غلام مصطفی یارب</p>	<p>برائے ما مہیا کن ہر کچھ مصلحت دانی ہمن توفیق طاعت ہمچنین دہ تا بصدق دل بہ نزد کس و نا کس عزیز از خودی خود باشم تویی شافی شفا دہ علت و بیماری ما را بر آگاہ کن آسان تو ہر کار مشکل را بنور وحدت خود کن سوزیدہ ہائے ما نظر بر رحمت خود کردہ رحمت کن بحال من بدرگاہت یا میدترجم سائلم اکنون زیارت کردہ کہ جب ہم مدینہ را روم زانجا مرا از گردش گردون بدار اندر پناہ خود جزائے دوستی باد و ستانم دہ جزائے خوش بروز حشر چون ہنگامہ محشر شود بر پا کرم کن روز و شب بر بندہ ناچیز خود شفیق</p>
<p>تو کرم قبول جہت تجسس ہماری ہے دعا یارب تو پور اگر جو ہے ہر اک ہمارا دعا یارب بڑا پھر جلوہ توحید سے جان کی جلایا یارب</p>	<p>محیب السالین کوئی نہیں تیرے سوا یارب بحق مصطفیٰ و اہل بیت مصطفیٰ یارب ہمارے دل کو دے نور حقیقت سے فہمایا یارب</p>

رہیں ہم دانا ایسی تری جو لقا یارب
 ہمارا رب ہی تو ہم ہیں تیرے گدایا رب
 محبت اپنی ہکو اس طرح سے کہ عطا یارب
 تجھ مصطفیٰ اور الٰہی المیت کی سہ کو
 بچھڑا رہے وہ دلیں سہا کر انکی ہی الفت
 جو میں بلال ایلان بہاں میں انکی ہی الفت
 دلوں کو سہا کر تو سے ایمان و عرفان کے
 جو سچے ہجو کو وہ ہکو عطا کر فہم پاکیزہ
 بچا ہکو تو سہا کر اختلاف راہ و مذہب سے
 تعصب اور تکبر سے بھائی راہ باطل پر
 بچا کر ظلمت کفر و ضلالت سے سدا ہکو
 ہمیشہ دور رکھ کر کہ جہالت اور بدعت سے
 محمد پیشوا اولین و آخرین جو میں تو
 مباح و فروع احباب و سنت میں جو یہ چاروں
 اوامر اور حلال پر ہمارا عمل ہر دم
 ہو تفسیر اور حدیث و فقہ سے سب ہکو آگاہی
 زیادہ علم دے ہکو سہا کر ہر عمل او سپر
 سرے دلیں کہ بھی شیطان نہ کوئی و سو سہ ڈالے

نظر آوے نہ ہکو دو سر امین و دوسرا یارب
 جو ہم طالب ہیں دیکھو نہ اب در و پر یارب
 کہ دل جان سے تجھی پر ہم ہیں ہر دم خدا یارب
 سہا کر اہحاب اور انصار کی تو دے ولایا رب
 جو میں سب انبیا اور اصفیا اور اولیا یارب
 کہ ورت ہو کسی سے ہی تجھ دلیں خدا یارب
 دلوں کو کہ سہا کر سہا کر سہا کر علی یارب
 جو بچا نے تجھی ہکو وہ دے عقل سہا یارب
 طریقہ بتا جو آٹھ کا وہی ہکو بتا یارب
 ہمارا دین ہو دین محمد مجتبیٰ یارب
 کہ کہا دے نور ایمان سے میں راہ ہدایا رب
 عمل ہو او سپر جو ہے سنت خیر الوریٰ یارب
 رہیں وہ دونوں عالم میں سہا کر پیشوا یارب
 عمل کرتے رہیں ہم جان سے اوپر سدا یارب
 منہا ہی اور محارم سے سدا ہکو بچا یارب
 بحث ہر علم دنیا علم دینی کہ عطا یارب
 عطا کر ہکو احلاق و دین و عدل و تقی یارب
 و سب دکر سے او سکے بھی ہر دم بچا یارب

ہمارے دل کو کمرسور اور پرنور آنکھوں کو
 عبادت میں تری ہرگز نہ سستی و تساہل ہو
 نماز فرض واجب اور نوافل اور تہجد ہی
 جماعت اور نماز جمعہ کی توفیق دے سکھو
 شوہر و تافضادے اتنی فرصت وقت پر پڑھیں
 تری تحمید و تہلیل و تکبیر بولیں
 سدا توفیق دے تو کھو قرآن کی تلاوت کی
 رکھیں ہم فرض روزے سب سب بارگاہ مبارک کے
 حلال و پاک و توانا و اوسکی شرائط سے
 برس گزرو صابان و زید و بن ذکات اوس سے
 طواف کعبہ و احرام اور احکام سے اوس کے
 مدینہ جا کے حضرت کی زیارت سے مشرف ہوں
 حضوری پہنچا حاصل ہو دربار محمد کی
 جہاد کبر و اصغر ہے بنفس من کا فر سے
 کشادہ کر تارے ماتمہ کوتاہ میں تیری
 گردن میں کام جو کہ اوس میں نیت خیر کی ہو دے
 حقیقت نور حق کی تاسدا کھو نظر آوے
 پہنچے کہ ہم بدلا جانیں برے کو ہم برا سمجھیں

عبادت کیلئے تن کو کھار دے تو ایارب
 نماز پہنچا نہ وقت پر ہو دے ادا یارب
 برابر رب حضور دل سے ہم لاوین بجایا رب
 پڑھیں مسجد میں جا کر ہم ناریں پڑھیا یارب
 نماز فجر و ظہر و عصر اور مغرب و عشا یارب
 پڑھیں شیخ زہراؤ در و مصطفیٰ یارب
 کلام اللہ کو کر دے ہمارا رہنما یارب
 بچا رخ و مرض سے تہنور و نہ قضا یارب
 ذکات و حج بیت اللہ ہی ہو ہم سے ادا یارب
 دے یہ توفیق ہی جب مال تو نے ہی دیا یارب
 میسر عمر میں یک حج ہو بیت اللہ کا یارب
 اوسے جا بجا کھو ہے کو بل تہوڑی سی جا یارب
 میسر سکھو ہو دیدار و کجا و انما یارب
 کرین ہم راہ میں تیری بجان و دل غزایارب
 کرین خیرات و صدقات و جو و سخا یارب
 مرے اعمال میں پیدا ہو ہرگز ریا یارب
 دے آنکھوں سے جا کر بروہ غفلت الہی یارب
 حقیقت ہمیں ہر اک خیر کی تو کر دے وایارب

بچار کہ عجب کو اور سب اہل ایمان کو انہوں سے
 بچار ہر اک مسلمان کو گناہان کیرہ سے
 فساد و ظلم و بد عہدی فہاق و رشوت و غارت
 عقوق و الدین اکل اموال مسلمان کا
 شراب نش پینے سے بچا اور ہزل بازی سے
 بچا اور اسانی غصب چغلی و متحر سے
 دون سے سب مسلمانوں کے یکے دوسرے پر
 خیال خود پرستی و خودی کے نہ کہ ملین
 انہوں میں کبھی غالب یہ خون ہشت ہا لفظی
 بچار کہ نفس مارہ سے بھکاو اور ان سے
 نظر عیبوں پر اچھو کیے ہونہ عیبوں پر
 بین ہم سے ہی تو ہمارا حافظ و ناظر
 ہوی جو کہ کہ ہوں امراض جسمانی و روحانی
 کہ سے کہ حفاظت میں رہیں طاعت میں رہیں
 زبان پر ہو کیسے حق میں کچھ کلمہ نہ جاری
 برائی ہم مسلمان کی سنیں ہرگز نہ کا لوس
 نہ دیکھو چشم بد سے مرد عورت غیر کو ہرگز
 خیالات بدی ہو اس شیطانی انہوں ملین

جو ہے شکر دعوات حکم سے تیرے یا یارب
 جو ہے بہتان و کذب غیبت و دکر و دغا یارب
 ہے ہم جو بی قسم قتل و قذف مرقہ ربایا رب
 شہادت زور اور تجھ پر مبنی پر افترا یارب
 کرے دامن آلودہ و اطاعت اور زنا یارب
 خیانت و رد غل تم تو نہا اور ناپنا یارب
 غور و کینہ و بغض و حسد و ریایا رب
 لگا سب پرستی کی نہ کچھ بھکو ہوا یارب
 دلوں سے ہونکار و در سب حرم ہوا یارب
 جو میں غصہ غضب جہل و حق جو و بھایا رب
 بہلا ہم سب کو بھمیں اچھو سب سے برا یارب
 بجا آفت سے بھکو دور کر ہر اک بلایا رب
 ہر اک ملت مرض سے بھکو تو دیر سے شفا یارب
 زبان و گوش و چشم و دل شکم اور دست و پایا رب
 زبان سے نیک باتیں شکر ہو تیرا ادایا رب
 کلام پاک بھی بات تو بھکو سنا یا رب
 ترے آیات و قدرتیک شے بھکو دکھایا رب
 بہری ملین ہو تیرے اور بھکی ر لایا رب

بجا مال حرام و خیر نا جائز کے کھانے سے
 کسی پریر سے باتوں سے نہ کچھ علم و جفا ہو سکے
 رہ بد پر کبھی جانے نہ پائیں پاؤں پریر سے
 لباس طاهر و پاکیزہ جب خرچ ہو سکے
 وہ بہت دیر ہوں میں دن کو صائم رات کو قائم
 کبھی تو غضب کا ہو کبھی امید بخشش کی
 خوشی ہو یا غمی ہو ہو سکے کہ توبہ و شاکر
 سر اسکر تو ان اوصاف سے آراستہ ہو سکے
 محبت اور اخلاص ادب خلق و مردت دے
 شجاعت حکمت و عفت حمیت اور تحمل دے
 ثانی اور ثالث صفو احسان عدل دے ہو سکے
 عطا کر تو تخیل و ذکر و حافظہ ہو سکے
 دے نیت نیک اور توفیق توبہ اور عبادت کی
 تواضع اور قناعت شکر و تقویٰ کر عطا ہو سکے
 بنے جسکو بنائے تو بگاڑے جسکو بگاڑے وہ
 ادا ہو جسے حق اللہ و حق الناس جو کچھ ہے
 ذوالقربیٰ یتیم و جارسو سگین و مسافر کا
 رہے نہ ذوالطاعت اور رضامین زوج کو اپنے

رہے شکر و قناعت سے شکم میرا ہر ارباب
 یہ باتوں سے سخاوت عدل انکی ہو سدا یارب
 دہم میرا رہ حق میں ہے ہر دم جیا یارب
 حلال پاک دے مشروب و مال و غذا یارب
 کٹے تیری عبادت میں ہر اک صبح و سیا یارب
 تری جانب سے ہو دلیں ہمدان و درجہ یارب
 رہیں ہم اوس سے راضی ہو جو کہ حکم تضا یارب
 جو میں زندہ و طہارت عاجزی صدق و صفایا
 امانت اور دیانت رستی ہم و وفا یارب
 عطا کر قوت رفیق و راع علم و حیا یارب
 ہمارا رحمت لطف و کرم جو دو سخا یارب
 دے ہو کہ ہم و فکر و عقل اور ذہن و ذکا یارب
 ثبات و حریت علم و یقین حسن و بہی یارب
 توکل بہت تسلیم اور صبر و رضا یارب
 ہمارا کام جو بگڑا ہے دے اوسکو بنا یارب
 نبی کا حق امیہ اور خالص مقام کا یارب
 ذوالارحام اور ان باب کا حق ہوا دایا
 ہر اک عورت کو دے خوف ادب و عفت حیا یارب

ہوا و نہیں کہی عورت جفا و سرخ کی سپید
 عطا کر سکھو تو اولاد صالح مومن و مسلم
 بچا کر دو سکھو کہ دین اور دنیا میں رکھے اچھا
 ہو و حیرت ہو مومن کی پر نہ کچا و مکی نہ منت ہو
 اگر سو فتنہ پہنچا نہیں نہو سے حرز او کو
 رہیں سب دوست باہم ملکی پسین خوش و خرم
 جو کجکھا تھا جو دل سے پسین ہی آجھا ہوا
 جو کجگانہ تیر تھپتے اوس سے کجگانہ رہوں میں ہی
 محبت یا عدوت جس سے ہو تیرے لئے ہو سک
 سو اتیرے نہو کھو کسی شکر کی کہی خواہش
 ہمارا دل نہ لکجا سے کہی اس نال دنیا سے
 زن و فرزند و مال و مال کی الفت میں نہ بہنہ مٹا
 سہنیہ چلتے پہرتے شہتے او شہتے ہی سوتے دم
 جیون میں تیری الفت میں برون میں تیری الفت میں
 رہے باقی نہ کچھ چھو میں ذرا بولے من و مانی
 ہمیں نظر ہو وہ بات جو منظور ہو تجھ کو
 ہمیں اس طرح سے تو علم باطن معرفت کا دے
 شریعت اور طہریت میں ہمیں ثابت قدم کر دے

مولف شریع کے باہم ہے ربط و خلا یا رب
 ہدایت علم و دیگر عمر ہی او کی بڑیا یا رب
 ہدایت خیر کی دے سکے کہ عدد کا ہی بھلا یا رب
 کرین جو خوش دل کو ہم ہرگز نہوں سے خفا یا رب
 بھلا ہم او کا چاہیں پر نہ چاہیں کچھ برا یا رب
 ہو و یار اپنے یا سے ہرگز جدا یا رب
 ملا ہے دل مرا جس سے مجھ اوس سے ملا یا رب
 ہو اوس سے آشنائی جو ہے تیرا آشنایا رب
 رہے ہر کام میں ہو کج خیال ایسا ترا یا رب
 ہمارے دکھو ایسا حد نیلے سے پر ایا رب
 نہوں ہم اس بلا میں آکے ہرگز مبتلا یا رب
 ہمارا دل ہے تیری محبت میں بہنہ یا رب
 ہو علمیں یا دل پر یا اللہ ہو بر ملا یا رب
 تو دیگر عشق کجکھا پنا دیوانہ بنا یا رب
 ہمیں تو کر دے ایسا عشق میں اپنا فنا یا رب
 رہیں ہم اوس سے راضی ہو جو کچھ تیری رضا یا رب
 کہ پائیں اکچھو پی کچھ تیرا پتا یا رب
 حقیقت معرفت اپنی ہمیں تو کر عطا یا رب

ارے طاعت میں تین الفتن میں دل قربت میں جان بزم
 تو اپنا عشق دیکھ جان کو میری سلامت رکھ
 وہ عشق پاک دے ہو کہ جو عشق حقیقی ہے
 ہماری جان کو بس نور وحدت سے منور کر
 ہماری جان کو کہ عشق سے اپنے سدا زندہ
 ہماری جان تیرے حسن پر ہر دم ہے قربان
 تیری ذات مقدسہ اور صفات پاک کا صدقہ
 یہ چیزیں بیکار نیل و عزرائیل و اسرارِ اعلیٰ
 جو صف نوح و داؤد و خلیل و حضرت آدم
 یہ آیتہا قرآن ہم برائے سورہ رحمان و
 بحق و البشیر ہر نوح و موسیٰ و عیسیٰ
 بحق مصطفیٰ و اہل بیت و عشرتِ ظاہر
 طہر کہ واسطے ہر حسین و عابد و بابر
 تقی کا اور نفی و عسکری کا واسطہ تجھ کو
 ہے ازواجِ اطہر از پے اولادِ معنیبر
 بدعتیں و ہذا حق و ہذا نورین و ہذا مولا
 ہے اصحاب بدر و صاحبانِ سعیت رضوان
 براسے غوث اور قطاب اور ابدالِ حقانی

فنا فی اللہ ہو کر آپ ہم پائین بقایا رب
 تو اپنا درد دیکھ دیکھ میری کرد و ایارب
 وہ درد دل ہے ہو جو کہ ہے میں شہدایا رب
 ہمارے دل کو سوز درد سے اپنے جلایا رب
 ہمارے دل کو اپنا درد تو دیکھ جلایا رب
 ہمارا دل ہو تیرے نام پر ہر دم فدا یا رب
 تصدیق او کجا جو میں تیرے اسماء علایا رب
 ترے جملہ ملک کا ہے تجھ کو واسطہ یا رب
 بہ تو ریت بہ بخیل و بہ فرقان ہدایا رب
 خصوصاً و القدر و الشمس بہ و انضی یا رب
 بہ ابرہیم و اسماعیل و جملہ انبیاء یا رب
 خصوصاً و زمین بہ حیدر و خیر النساء یا رب
 بر آجیفہ و کاظم علی موسیٰ و علی یا رب
 بحق تہذیبی بادی سہمی المصطفیٰ یا رب
 باصحاب مہاجر و انصارین با و فایا رب
 ہے ظاہر و خفی صدق و عدل و حلم و اتقا یا رب
 رضی اللہ عنک حق میں آیا ہے لکھایا رب
 با و لا د زمانہ بہ جملہ اولیا یا رب

بغیر زلفان و عابدان را کس دس جد
 بجمہ متقین و متدین عالم و عارف
 بصدق مومنین و مومنات تائب و طاهر
 تو افسوس کا سر از دلی صدقہ عدل شایان کا
 بحکم لا غرر ابداً بقلب انور عارف
 بگوش حق نویسن چشم حق بین و لب حق گو
 بجز جانستان نیم بصل یار جان پرور
 باندہ دل نالان باشک دیدہ گریان
 محبت دیگر کھو اپنی اور محبوب کی اپنے
 اوٹھا دنیا سے باایمان تا ہو خاتہ اچھا
 چپا تو میرے عیون کو نکر سواد عالمین
 تو سارے تو غافل ہے چپا کر بندے سارے
 بہت عالمی ہون میں پر تجھے ہو امید حیرت
 ہر اک میرا گنہ تو بخش دے اور بخش دے اونکو
 جو ہون اہل ایمان مرد عورت بخش اونکو بھی
 ترقی اور ہدایت امت اٹھک دے ہر دم
 ہمارے نخل ایمان میں ہون نیکی کے ثمر پیدا
 دم مردن زبان پر کلمہ طیب رہے جائیگا

بشکر شاکرین و ذاکرین دار کیا یارب
 بسعی صالحین و بہر صدق اصدق یارب
 بفعل مسلمین و مسلمات واقف یارب
 بجود مفلس و زہد جو انان بار سایا رب
 بہ لطف خالی صایم بصدر پر ضیا یارب
 بغفم حق شناس و ہم بعقل حق نایا رب
 بعشق و لگداز و ہم بس مس فقار یارب
 بسوز عاشق بجان بدرد لا وایا رب
 ہمارا دین اور دنیا میں تو گردے پہلا یارب
 یہی تجھے ہمیشہ ہے ہماری التجا یارب
 ہمیں تجھے جیسا کوئی ہمارا اجا یارب
 خطا میں اور گنہ جو کہ کہ ہے میں نے کیا یارب
 ہمارے بخش دے سارے گنہ جرم و خطا یارب
 جو میں ان باپ میرا اور عزیز و اقربا یارب
 جو کوئی او میں ہون زندہ ہو او میں ہوا یارب
 رہے سلام کا گلشن سدا پہلا پہلا یارب
 ہمارے باخ و امید کی کر دے ہر یارب
 وظیفہ ہو یہی کلمہ ہمارا وائیا رب

<p>نذ سے امراض مہلک مثل طاعون دیا یارب فقط تیری طرف ہجرت ہمارا ہو لگا یارب محمد ہے نبی اسلام دین حق مرا یارب ہو میری قبر میں جنت کا دروازہ کھلا یارب عبور پل مرا طوارق دوزخ سے بچا یارب جحیم و ہم سقر حطمہ جہنم اور لفظی یارب رہن ہم بھیجے اوسکے صحر کا جو ہے لولا یارب ہر اک رنج و غلاب و فکر سے کر کے ریا یارب ہمیں تو باہتہ سے ساقی کوثر کے پلا یارب ہمیں کر باغ جنت کی ہر اک نعمت عطا یارب</p>	<p>بچا مرگ مفاجات و نقصانے ناگہانی سے اگر آسان نہ تھی سب سختیوں کو ایسی حالت میں فرشتوں سے کہنا مرقمین ہے اللہ بیا الہی بہر ہماری قبر کو تو نور و خوشبو سے غلاب قبر و خوشبو نشور اور خوشبید و نیران بچا طبقات دوزخ سے سعیر و با ویر جوتا سرون چرخ زمین سایہ تجھ کو علم کا سو دیوان سے سہلو کر پہ گشت فردوس میں مطہر آب کوثر کا وہ بہر کر جام صافی میں کرم سے اپنے اور لطف و شفاعت محمد کے</p>
--	---

بیان نعمات جنت

<p>وہ خوشبو خلد کے پہولون کی وہ ہنڈی ہو لیا وہ طائر جہین ہر شاخ پر پنہ سارا یارب وہ دمان اور وہ سب خوش فترا با فرایا یارب وہ پانی سلبیل کوثر و تسنیم کا یارب وہ فرشتے قائم و دیباہر اک جاپہ بچا یارب وہ علمان بہر خدمت اور وہ حورین و لڑیا</p>	<p>جنان کی وہ چین بندی و جنت کی نضایا یارب وہ اشجار ہشتی اور وہ ہر جاسایہ طوبی وہ میوے خلد کے اخیر اور انگور وہ تازہ وہ خوش نہرین شراب شیر و شہد و آب شیرین وہ قصر گوہر و یا قوت وہ تختے زمرہ کے شباب نوکی وہ حالت وہ نور ہر طلعت</p>
--	---

وہ ملبوس خیر و وسوسہ استبرق زریبا
 وہ ازواج مطہرہ او کا وہ ملبوس وہ زیور
 وہ چہرہ نور کے زیادہ تن نازک وہ دست پا
 وہ او کا طر معشوقی وہ او کی نرمی و شوخی
 وہ ذکر و شکر نعمت اور وہ باتیں مجسب کی
 وہ شان حق جمال او کا وہ خوبی وہ کمال او کا
 سوا او کی و نعمت جو نہ گذری لہ بہ انسان کج
 پلا وہ ساغر اطہر مے پاک و طہور اکابر
 رہیں آنکھیں بھاری دیکھتی جدم طرف تیرے
 ترا جلوہ جو دیکھیں یہ نہ جنت کی ہی پرواہ ہو
 سنا کہ کھو خرہ اپنی خوشنود کیا میرا و سدوم
 عطا کر دیں اور دنیا کی ساری نعمتیں سکھو
 ملائک سکین آئین ہم جب یہ دعا مانگیں
 اٹھا کر دست دعوت جو کہ تجھے مانگتے ہیں ہم
 سوا انکے ہے جو جہول میں مطلب جانتا ہو تو
 کیا ہی نامور دنیا میں جیسا تو نے عشقی کو
 صلہ میں لوگنا میں جنت سنا کہ حشر میں اسکو

عبائیں وہ قبائیں وہ مقیال اور وہ دایا رب
 وہ سریر تاج پر گوہر و حسن جان فرا یا رب
 وہ انگن سونے اور چاندی کے وہ اونکی چٹیا یا
 بتسم او کا وہ اور او کا وہ ناز بجا یا رب
 اشارے او کی وہ اور او کی وہ پیاری لہ یا رب
 ہمیشہ وہ وصال او کا و لذت وہ مزا یا رب
 نہ آنکھوں کبھی دیکھا نہ کانوں سے سنا یا
 سر و جان مل جس سے کہ ہو انتہا یا رب
 بڑی نعمت ہو یہ دیدار تو اپنا دیکھا یا رب
 رہیں ایسے سلام بس تر محو لقا یا رب
 بڑی نعمت ملی سکھو جو تو راضی ہو یا رب
 بھئی مصطفیٰ وآلہ صلے علی یا رب
 پذیرا ہو ہماری اور ملائک کی صدا یا رب
 وہ سب بر لاء اور دوسون کا دعا یا رب
 وہ سب مطلب سراور دوسون کے کر وایا رب
 اسے عقی میں ہی کر دے غلام مصطفیٰ یا رب
 میرے دفتر میں ہو گا یہ قصیدہ ہی کہا یا رب

میت من ید احقر الوداع لام مصطفیٰ تخلص عشقی

قصیدہ دوم

ہے بیان حق وہ جو کچھ ہے بیان مصطفیٰ
 کیا بیان مجھ سے حقیقت میں ہوشان مصطفیٰ
 حق تعالیٰ اجانتا ہے جو ہے شان مصطفیٰ
 ہو سکیگا جس سے کیا وصف و بیان مصطفیٰ
 ہے زمین کوئے والا آسمان ہفتین
 نوزدات کبریا نور محمد ایک ہے
 دوست کا جو دوست ہر ہوتا ہے وہ بھی مصطفیٰ
 راست ہے یہ راہ جو ہے شاہراہ احمدی
 ہیں رہ حق پر وہی بیشک قسم اللہ کی
 یہ خدا کو جانتے ہیں حق سے انکو جانتا
 مہر حق کی انہی ہے اور مہر انکی ہمیشہ ہے
 عالم میں ہونی و عارف یہ سب باتے ہیں فیض
 ہے انہیں کے در سگلتی جسکو نعمت ملی ہے
 لوٹ باوہ دولت میں جسکا جی چاہے بیان
 دولت دنیا نہیں کہ مال اور نیکے سامنے
 راہ حق اسکو ملی جو راہ پر انکی چلا
 کیا کوئی جانتے کہ کیا ہے انکی قدر و منزلت

ہے زبان اللہ کی گویا زبان مصطفیٰ
 عرش اعلیٰ سے ہے اعلیٰ تر مکان مصطفیٰ
 جبر خدا کوئی نہیں ہے رتبدان مصطفیٰ
 خالق کون و مکان ہے مدح خوان مصطفیٰ
 پایہ عرشش علا ہے استخوان مصطفیٰ
 عاشقان کبریا ہیں عاشقان مصطفیٰ
 دوستداران خدا ہیں دوستان مصطفیٰ
 جانیگے جنت کو سیکھتے ہیں ہر دان مصطفیٰ
 منزل دنیا میں جو ہیں پیران مصطفیٰ
 یہ ہیں حق کے راز دان وہ زار دان مصطفیٰ
 یہ ہیں ہم پر مہربان حق مہربان مصطفیٰ
 گرم ہے سار زمانے میں دکان مصطفیٰ
 جسکو دیکھو ہے جہان میں سیان مصطفیٰ
 معیت میں ملتا ہے گنج شایگان مصطفیٰ
 مالکان ملک دین ہیں بندگان مصطفیٰ
 باگیا خالق کو جو پائے نشان مصطفیٰ
 خالق ہر دو جہان ہے قدر دان مصطفیٰ

عرش اعلا ہے جو ہے اک گوشہ بام نبی
 آسمان اولین اودا ہواک اور سکا جباب
 عالم کون و مکان سے ادسکو کچل نہت نہیں
 ہے اگر چرخ چہارم پر سیجا کا مقام
 باعث ایجاد یہ وہ خالق ایجاد ہے
 وہ جو کچھ چاہا خدا تے کر دیا ادکو عطا
 جانتے ہیں ہونے سنکر سب نصیحاں عرب
 کفر کی جاریت اسلام کرتا ہے سلم
 عدل بدتر ظلم سے نوشیروان کا ہو گیا
 خلقت عالم ہے لشکر اور نشان ہے آفتاب
 کفر کا سر ہے حام شاہ دین سے کر ٹکیر
 کبل کے جو عقل کل سے ہی نہ عقدے راز کے
 ہے زمانہ ایجا خیر القرون دیکھو حدیث
 صابر و شاکر نہ پایا پر کوئی انکی طرح
 انکو اندسے کیا ہے رحمت للعالمین
 حق تعالیٰ خود بنا کر انکو عاشق ہو گیا
 کر دیا ہکو خدا نے عاشق حسن رسول
 شوق ہے دلمین کہ انکو کو طون ہلیر سے

چرخ اول ہے یہ پہلی زردبان مصطفیٰ
 اس طرح پہلا ہے بحر بیکران مصطفیٰ
 دونوں عالم سے ہی برتر ہے جہاں مصطفیٰ
 عرش اعلا ہر مقام وستان مصطفیٰ
 فرق یہ خالق میں ہے اور درمیان مصطفیٰ
 اسے فرشتا بہت و نصیب کاران مصطفیٰ
 ہے فصاحت میں محب شیرین زبان مصطفیٰ
 ناصبین بہت کشورستان مصطفیٰ
 داد گستر جب ہوے ہیں پر ویا مصطفیٰ
 ہے سپہر نیلگون قبل نشان مصطفیٰ
 گرد گئی ہے دلمین دشمن کے سنان مصطفیٰ
 کہو نبی ہے ادکو عقل نکتہ دان مصطفیٰ
 خوب تھا سارے زمانوں سے ناز مصطفیٰ
 بار بار کے خدا نے آسمان مصطفیٰ
 رحمت حق ہے ہمیشہ تو امان مصطفیٰ
 حیرت افزا کیا ہے حسن بستان مصطفیٰ
 دل بجا لگا نہ عشق جاودان مصطفیٰ
 محکو دکھلا دیا ایسی آستان مصطفیٰ

نام سے اللہ کے نام محمد ہے ملائکہ
 جو لوای حمد یعنی اور ہیں شہر و ان کے
 جان نثاری کو سمجھتے تھے واپسی ایک سیل
 آسمان فیض کے ہیں مصطفیٰ ماہ منیر
 ہتی نہ کچھ دشمن ہے بھی ملین کردت اور غنا
 رنج جو پہونچا صواب اور سکاز یادہ چو
 صاحب ایمان ہوا شیطان بھی انکو فیض
 انگلیوں سے نہر جاری ہو گئی تھا معجزہ
 چوتھے اسکو بھی مین روار حاجی طیسر
 تھے یہ انہی کے اپنے فضل سے علم لدن
 حق نے اپنے نورا قدس میں نہیں پیدا
 جان کو ملتا ہے ہر دم اسکے سننے سے فرا
 کیا ضرورت مانگنے کی انکو ہر پہر غیر سے
 بات میں مردہ دلون کو غشتے ہیں یہ حیات
 ساغر الفت بیا انکا جو مین روز ازل
 دیکھ کر تان بہر دل ہر رخ وہ گیسو اور وہ حسن
 جلوہ گر ہوتا ہے انکو مین جو میرے توحی
 بعد حق یہ افضل و اکمل مین سار خلق سے

ہے عیان کلمہ سے بس قرب و قرآن مصطفیٰ
 یہ نشان بردار ہے وہ ہر نشان مصطفیٰ
 اسطرح اہل وفا تہو یا دوران مصطفیٰ
 مین بدایت کے ستارے سپردان مصطفیٰ
 صاف تھا ایسا دل آئینہ سان مصطفیٰ
 نفع سے خالی نہ تھا جوتہا زبان مصطفیٰ
 اہل ایمان مین تمامی النس و جان مصطفیٰ
 سب کو کافی ہو گیا اب روان مصطفیٰ
 سنگ اسود ہے یہ سنگ استان مصطفیٰ
 کردی رب پاک نے خاطر نشان مصطفیٰ
 کیا جدائی ہے میان حق میان مصطفیٰ
 گوش زل سے چاہتے سننا بیان مصطفیٰ
 ہے خدا حاجت رواؤ کا مران مصطفیٰ
 رشک عیسیٰ مین لب معجز بیان مصطفیٰ
 مست مین جام ولا سے میکان مصطفیٰ
 وہ علامہ وہ عبادہ طیبان مصطفیٰ
 بخود مین مجکومتا ہے گمان مصطفیٰ
 دوسرا مین اک نہیں کوئی بان مصطفیٰ

پیروی ہے مصطفیٰ کی پیروی اللہ کی
 حج اکبر کے برابر ہے زیارت اکی
 حق میں انکے کلمہ لو لاک خالق نے کہا
 قرب حق انکے سوا ایسا کسے حاصل ہوا
 جانہیں سکتے فرشتے جس جگہ یہ واقعہ
 تہ شب معراج میں جبرئیلؑ ہوا رسول
 تہے ملا یک اور علما انکے ہمراہ رکاب
 عرش پر بٹوا کے حق نے دی ہیں اونکو
 دو کمان کا بھی رہا باہم نہ حق سے فاصلہ
 انکے حق میں قاب تو سین آیا ہر قرآن میں
 کب ہوا رتبہ میسر یہ کسی انسان کو
 عالمان امت والا ہیں مثل انبیا
 جان تک اپنی خدا کی ہے ولایت آپ کے
 شاہدین کو کیا باور کیا جی یا ور ملی
 مصطفیٰ کا ہم فصاحت مرتضیٰ کا ہے کلام
 ہے او کہا را اوسنے درخیز کا دو انگشت سے
 ہے علی و فاطمہ سے پر ضیا قصہ نبی
 مصطفیٰ کے فاطمہ ہے تخت دل تخت جگر

طالبان حق میں جبرئیلؑ طالبان مصطفیٰ
 حاجی بیت الحم ہیں زیر ابران مصطفیٰ
 جذ کیا پیش حق ہے عزو شان مصطفیٰ
 لی مع اللہ سے ہے طاہر اقران مصطفیٰ
 مرجا و جذ آتا بد تو ان مصطفیٰ
 تہا براق برق آسا زیر ابران مصطفیٰ
 انبیا سب تہے جلو میں ہمعنان مصطفیٰ
 بنکیا ہے غرہ خدا ہی میزان مصطفیٰ
 تہا شب معراج میں یہ اقران مصطفیٰ
 ہے کمان حق سے پیوستہ کمان مصطفیٰ
 ہیں فرشتے آسمان کے خادمان مصطفیٰ
 جا سجا ہیں رہنما پیغمبران مصطفیٰ
 اس قدر اصحاب تہے سب عاشقان مصطفیٰ
 دس پہ باری جنگ میں تہا اک جوان مصطفیٰ
 عہد طفلی میں جو چہ سے تہے زبان مصطفیٰ
 اس قدر کہتا تھا طاقت پہلوان مصطفیٰ
 ہیں یہ دونوں مہر و ماہ آسمان مصطفیٰ
 مرتضیٰ ہے لحم و دم اور جسم و جان مصطفیٰ

نور سے ان کے یہ دونوں نور میں پیدا ہو
 نخل و گل اور سین مکی و فاطمہ سبطین ہیں
 اہلبیت پاک اور قرآن گنے ہیں چو کر
 حسن کہ بیوت حسن ہے ہے حسین شکل حسین
 دونوں عالم میں وہ رسوا و معذب ہو گیا
 تیز خاندان کو دوزخ کا ہوا آخر نصیب
 صلب آیا پاک ہیں طاہر ہیں لہن امیر
 سورہ قرآن ہیں جہان جہان جہان
 لاکھ دشمن تھے مگر ان کا نہ کچھ ہی کر سکے
 زور کچھ اب اور ان کا کہ سامنے چلتا ہے
 دامن امید پر سب کا در مقصد سے ہے
 ہو کے شافع آپ ہی بخشائے سار گناہ
 حشر میں ان کا سبب ہو نہین خوف حساب
 معرفت کی آنکھ سے دیکھے کوئی اس نور کو
 بر شیعہ کہ بیت الحم سے ہی حرم پاک ہے
 کوئی نعمت اس کو پہر دنیا کی خوش آئینگی کب
 نور سے اسکے چٹکھاتی ہے شب کو چاندنی
 ساتھ جس کو ہے خدا اس کو نہین کوئی خزن

میں حسین اور میں حسن روح و روان
 جدا کیا ہے بہار بوستان مصطفیٰ
 حشر تک قائم ہے یہ نام و نشان مصطفیٰ
 ثوب و حسن ہے ہر اک سر و روان مصطفیٰ
 چو دنیا میں عدو سے خاندان مصطفیٰ
 دار دنیا میں تھے جو جو دشنام مصطفیٰ
 طیب و طاہر ہے سارا دودمان مصطفیٰ
 ہیں برابر فضل میں خرد و کلان مصطفیٰ
 خود خدا ہر حال میں تھا پاسبان مصطفیٰ
 گر گئی ہے دلمین ادا کے سنان مصطفیٰ
 ابر حشر ہے یہ گویا ہر نشان مصطفیٰ
 ہیں یہی رکبتے ہر وساعاصیان مصطفیٰ
 عاصیوں کی ہے شفاعت کو خزان مصطفیٰ
 جلوہ حق ہے نہان و ہم عیان مصطفیٰ
 دیکھو جبریل امین ہے پاسبان مصطفیٰ
 جو کہ کہا ہے نعمت الوان خوان مصطفیٰ
 چادر مہتاب ہے یا طیلان مصطفیٰ
 عار میں یہی تھا خداتسکین رسان مصطفیٰ

قافلہ کا یہ مدینہ کے جاوڑا ہا ہے غبار
 جو کہ کھلا ہے سخن اوس کے در بے بہا
 جو کہ فرمایا تھا حضرت نے وہ سب ظاہر ہوا
 خوف آہوے حرم کو کچہ نہیں صیاد کا
 راہ پل ملے کر کے اور دیکر حساب اور لیکہ ادا
 عشق میں قصہ کوئی اب مجھ کو خوش آتا نہیں
 آسمان سے اوس جگہ سننے کو آتے ہیں ملک
 آشکارا سب کے گناہوں نہیں اعدا کا خوف
 اسے خوش قسمت کہ میرے جاگ اٹھی میں
 ہو گیا ہے عشق میں ادنیٰ جو میرا رنگ زرد
 غنچہ دل میں ہے خوشبو اور موطر ہے دماغ
 جس جگہ مالک ہے رہتا رہتے ہیں اور غلام
 یا اکی غنچہ سے تو میری امت کے گناہ
 آسمان سے حق نے بھیجا واسطی انکے طہا
 مرغ غنچہ کا تماشائی کو ہوتا ہے گہان
 ابتدا جب جا کے کعبہ میں کہی مالک معلوۃ
 سرخ حمامہ سراقد میں پہ کیا دیتا ہے زیب
 نور سے رخسار کے پر نور سے یوان پاک

زینت گردون ہے گرد کاروان مصطفیٰ
 گنج اسرار آہی ہے دہان مصطفیٰ
 بس لسان الغیب ہے حق لسان مصطفیٰ
 پہلے ہی عالم میں کیا امن و امان مصطفیٰ
 جائیکے جنت میں پہلے پیروان مصطفیٰ
 میں سنسکا تار سون اکثر داستان مصطفیٰ
 جس جگہ ہوتا ہے کچہ ذکر و بیان مصطفیٰ
 ہے بہر ادلین برے عشق ہذا مصطفیٰ
 خواب میں دیکھا ہے روئے شادان مصطفیٰ
 مجھ کو سب کہتے ہیں شاخ زعفران مصطفیٰ
 ہے جو عشق کیسے غبر نشان مصطفیٰ
 ہم ہی ہوئی نگاہیں جو ہے جنان مصطفیٰ
 یہ دعا تھی رات دن ورد زبان مصطفیٰ
 تنگدستی میں ہے حق روزی زبان مصطفیٰ
 یوں ترپتا ہے فداے نیم جاں مصطفیٰ
 سجدہ بست کرنے لگے سکر اذان مصطفیٰ
 قدرت حق ہے بہار ارغوان مصطفیٰ
 مہر سے روشن ہے ہر اک تابان مصطفیٰ

<p>سب مدینہ بن گیا ہے عطران مصطفیٰ لا مکان کہتے ہیں جسکو ہے مکان مصطفیٰ کیا ہوا جنت کی تھی عمر روان مصطفیٰ راحت دل جو تھے اور آرام جان مصطفیٰ تا قیامت اب خدا ہے باغبان مصطفیٰ وے محبت مصطفیٰ کی بہر جان مصطفیٰ یا الہی کر دے تجکو پاسبان مصطفیٰ حفظ حق ہے واسطے میرے امان مصطفیٰ ہے بلایا تجکو اب رطل گران مصطفیٰ بیچنا صلوة حق ہے ارمان مصطفیٰ سکے وصف مصطفیٰ ایدوستان مصطفیٰ دل سے ہوں عشقی غلام مدح خوان مصطفیٰ ارزو ہے دل میں ہونین میہان مصطفیٰ رنج دیتا ہے فراق جان ستان مصطفیٰ یا الہی بہر جسم و بہر جان مصطفیٰ</p>	<p>ہر گلی کو چہ بین پسلی ہے یہ خوشبو آہلی طایر سد رہ کے پر جلتے ہیں اور سوا خوف سے گلشن دنیا میں جنوں کے کی طرح آئے گئے عالم فانی میں کیا اون پر ہوئے رنج و توب معتون سے باغ دین حضرت لگا کر ملے دلوں میرے یا الہی نور سے معمور کر اون کے دروازہ پہ تجکو توڑی الجاے جگر دشمنوں کے مکر کا تجکو نہیں کہہ بھی خطہ ساقی بزم ازل سے پہر کے الفت کی شراب تجھے صلوة بیجو حکم حق ہے مومنو صدق دل سے اب پر سودس بار بار پڑھو نام میرا حق نے رکھا ہے غلام مصطفیٰ در پہ شاہ دین کے پہونچا دے خدا یا تجکو یا الہی جلد پہونچا دے مدینہ میں مجھے دین و دنیا میں مجھے رکھ کر بدعت کو ساتھ</p>
---	--

رباعی

<p>ساجد میں ہوں خدا ہے مسجد مرا مشہور غلام مصطفیٰ ہوں عشقی</p>	<p>میں عبد ہوں اللہ ہے معبود مرا عاشق بھی ہوں عشوق ہے محمود مرا</p>
---	--

رباعی

دل کیوں نہ ہمارے ہوں طربناک	بیدار ہوا وہ ہمیں پیریاک
نہر مایا خدا نے حق میں جکے	لولاک لیا خلقت الافلاک

رباعی

اک میم ہے در بیان احمد واحد	بس میم کے ابجد سے ہیں جالبیس عدد
جالبیس برس عمر کے گزرے تو ہوئے	احمد سے رسول بنکے ہر شان احمد

قصیدہ سوم

عالم کے طلسمات کا نقشہ ہی نیا ہے	ہر شے سے عیاں قدرت حق شان خدا ہے
کیا فضل بہار کرم رب علامہ ہے	گلزار جہان گلشن فردوس بنا ہے
چلتی ہے جو بادِ سحر رحمت باری	ہر حنجہ دل پہول کے مانند کہلا ہے
جو برگ ہے تازہ ہے جو پہل ہے پیر	جو شاخ ہے خرم ہے ہر اک نخل ہر آہ
بدلی ہے ہوا گلشن ایجاد کی ایسی	جو صرصر غم تہی دی عشرت کی صبا ہے
ملبوس نگاہی ہے گل ورد کے تن میں	اور جسم میں گلزار کے گلزارنگ قبا ہے
رخسار سے گوید کہ ہے اب خون گینا	یہ سرخ مسرت سے ہوا رو سے حنا ہے
ہر سو نظر آتے ہیں گل راحت و آرام	معدوم ہر اک خار و خس رنج و عنا ہے
دیہر کا نہ نا کوچل و بلبیل کو خندان کا	اب گلشن ایجاد میں جنت کی فضا ہے
نظارہ سے ہے مردم دیدہ کو نظارت	کیا تازگی باغ جہان روح فزا ہے

ہر ایک کو ملتا ہے شرم مقصد دل کا
 ہر نہر میں انہار جنان کی ہے لطافت
 ہے نغمہ سراطر زمین عشاق کے قمری
 خورشید جمال ازلی کا جو ہے پرتو
 جلوہ سے حسینو نکمہ عجب دلوں سے جیت
 ارستہ سب مثل عروسوں کے حسین ہیں
 ہے عالم ایجاد میں اب نور کا عالم
 پر پوش ہے میخانہ عرفان و حقیقت
 جہتی ہی نہیں لاکھ پڑے گرد و گرد
 تہلیل میں تسبیح میں تجمید خدا میں
 المنہ بدت تقدس و تعالیٰ
 با ہم حق و باطل میں نظر آتی ہے تفریق
 ناپید ہوئی ظلمت اشراک و ضلالت
 رنگارنگ جہالت پہ ہدایت کی ہے صیقل
 ہے عجز و صفا عدل و محبت سراطر
 سنکوس ہوا رایت کفران و جہالت
 یہ جہد مبارک ہو مبارک ہو مبارک
 ہر چار طرف عالم امکان میں جو دیکھو

جو نخل تینا کا ہے وہ پہولا پہلا ہے
 پانی میں ہر اک حوض کے کوثر کا فراہ
 بلبل کی ہے آواز کہ عاشق کی مہر ہے
 ہر ایک حسین حسن میں متشابہ تھا ہے
 کیا صنعت صنایع ازل پوش رہا ہے
 ہر ایک مکان حجاب کے مانند سوا ہے
 درون سے عیان ہر درخشان کی دنیا
 ہر شیشہ دل بادہ وحدت سے بہرا ہے
 کیا اصل علائقہ دل کی صفا ہے
 ہر رخ خوش آواز نوا سنج ہوا ہے
 قوال زبان حمد میں یہ نغمہ سرا ہے
 اب شک سے یقین کفر سے ایمان جدا ہے
 یہ نور فزا شیر انوار ہدا ہے
 اب صورت آئینہ ہر اک دل کی جلا ہے
 نابود غرور و حسد و ظلم و جفا ہے
 مرفوع جہان میں خرد و دین کا لوہا ہے
 افلاک سے ہر دم یہ منادی کی ندا ہے
 شادی و خوشی بہ محبت و تفسیح پیادہ ہے

کوین بین ہر اک کو مرتبہ کیونکر
یعنے شہ دین ختم رسل احمد رسل
اور حامد محمود و محمد ہی ہیں کہتے
کیا نام ہے کیا نام ہے کیا نام ہے کیا نام
صلوٰۃ پر مہودات مقدس پستی کی
مانگی تھی دعا جسکی خلیئل صدی نے
عیسیٰ نے بھی تھی آئی کی دی جسکے بشارت
اعجاز سے ہے زیر و زبر کفر کیستی
کعبہ میں جو بیت تھا وہ گرا خاک کے اوپر
چلتا نہیں عالم میں کچھ اب مکر شیطین
مسدود ہوئے شکر و ضلالت کے طرقت
سابق کی مزیت جو تھی سب ہو گئی منسوخ
ہے جلوہ مانور جو محبوب خدا کا
سلطان دو عالم کی ولادت کا یہ ہے ذکر
ہے قافلہ سالار ہدایت کی جو آمد
کردن سے اترتے ہیں ملائکہ جزیں
سب طور کے ہر سو نظر آتی ہے تجلی
خالق نے بنایا ہے انہیں نور سے ہے

یہ شادی میلاد شہ ہر دوسرا ہے
مشہور زمانہ میں جو محبوب خدا ہے
جن جن کے خدا نے یہ ہر اک نام رکھا
اس نام مبارک پہ مری جان فدا ہے
اسے مومنو قرآن میں یہ حکم خدا ہے
پیدا ہوا مکہ میں وہی راہ نما ہے
بے غیب رآئی وہی موجود ہوا ہے
اک زلزلہ ایوان میں کسرا کے پڑا
تعظیم کی سجدہ کو ہر اک سر سے جھکا ہے
ساحر کا نشان ہے نہ تو کاہن کا پتا
اب در رہ توحید و ہدایت کا کھلا ہے
دین آپکا اب ناسخ الاولیان ہوا ہے
سہمہ جبل طور کا اب کوہ مغاس ہے
جو کچھ ہو خوشی عالم امکان میں بجا ہے
تنگیہ کا غل اب عوض شور دراست ہے
کثرت کے سبب ایک جگہ بند ہوا ہے
کیا نور چراغ ازلی جلوہ نما ہے
کیا ذات علاصل علی صل علی ہے

کہتا تھا ہر اک و یک کے وہ حسن و وجہات
 ہوتے نہ اگر آپ تو ہوتی نہ خدائی
 رفتار میں عجلت ہے نہ گفتار میں عت
 یہ ناشی و سید کی مدنی ہے
 مان آئے عبد اللہ ذیجاہ پر ہے
 اعلیٰ یہ سہو کی بن حب اور لب میں
 جزوات خدا اول و افضل ہے یہ سب
 ہے شان میں انکے ہی بشیر و نذیر
 روشن ہے چہا وجہ سے انکی ہر شب دروز
 یہ صحف افادت ہے یہ توریت افات
 یہ شیخ ایقان ہے یہ چشمہ عرفان
 یہ صاحب توفیر ہے اور حاکم تدبیر
 یہ شاہ شریعت ہے یہ ہادی طریقت
 یہ عالم ناسوت ہے اور واقع ملکوت
 یہ مخزن حسن و ادب و علم و حسب ہے
 یہ مجمع زہد و ورع و عدل و شرف ہے
 در مان ہے یہ ہر درد کا ہر رنج کا کا
 الہی ہی ہر اک تشنہ ناکام کی سیراب

گر نور کا پتلا کہین اسکو تو بجا ہے
 پیدا ہوا الہی ہی ہر اک ارض سما ہے
 جو حق کو ہے منظور ہر اک انکی ادا ہے
 سردار قریشی ہے امام الشرفا ہے
 جد شہید محمد انکا امیر الغلطا ہے
 آدم کو شرف جس سے ہے وہ ذات علما ہے
 کافر ہے وہ اسباب جسکو کو ابا ہے
 یہ مخبر احوال رہ خوف ورجا ہے
 عالم میں یہی شمس صبحی بدر و جی ہے
 انجیل کرامت ہے یہ فرقان ہدا ہے
 یہ قلم احسان ہے یہی کبر عطا ہے
 یہ مالک تقدیر ہے مختار قضا ہے
 یہ میر حقیقت ہے یہ پیر عرفا ہے
 یہ رہبر جبروت ہے اور مخبر لاسا ہے
 یہ معدن فیض و کرم و جود و سخا ہے
 یہ مصدر خلق و کرم و مہر و وفا ہے
 یہ کل کا سراج ہے یہی کل کی دوا ہے
 یہ خضر رہ حق ہے یہی آب بقا ہے

استادہ ہوا خانہ اسلام انہیں سے
ہراک کا خبر گیر ہے ہراک کا ہی غنچوار
مسکینوں کا ہے انکی سوا کون وسیلہ
قرآن کے کل آیات و نزولات کو دیکھو
خالق نے پڑھایا ہے انہیں علم لدنی
اصنام کو کعبہ سے انہوں نے ہی نکالا
بندہ ہر مگر اسمین خدا کی ہین صفاتین
عارف جسے کرتے ہین بیان وحدہ و کثر
اللہ ہے صادق تویمبر ہی ہے صادق
ظاہر ہو سب تھے جو حلال و محارم
صادق کئے ہین امر و نواہی کے سب احکام
خالق کی اطاعت ہی جو ہر انکی اطاعت
اقرار نبوت میں ہے اقرار خدا کا
ہر حال میں ہر جا یہ غالب ہے سب پر
معراج ہوئی عرش معلیٰ پر نبی کو
چلنے وہ تیزی ہے براق بنوی کی
جسکو یہ ذرا اک نظر مہر سے دیکھے
دنیا میں یہ عالمی ہے تو معنی میں مدد کا

یہ قائم دین ہے یہ بنیاد تقاب ہے
ہراک کا مددگار ہے مطلوب مدد ہے
حاجی غریبوں کا معین الضعفا ہے
ہر آیت ہر جزو میں انکی ہی ثنا ہے
یاں اول و آخر کا جو احوال سے واسطہ
حاصل ہو ہی اسنے ہی ہراک کو صفا ہے
یہ منظر حق ہے نہیں فرق اسمین ورا ہے
وہ آپکا اک مال خلا شان ملا ہے
جو کچھ کہا خالق نے وہی اس نے کہا ہے
بد کام چہیا ہے نہ کوئی نیک چہیا ہے
سب ہو گیا ظاہر جو بھلا اور بُرا ہے
ہراک کیلئے انکی اطاعت میں بھلا ہے
انکار نبوت ہو تو انکار خدا ہے
اللہ نے بخشا انہیں وہ نور و قوا ہے
کب درتہ ایک کسی مرسل کو ملا ہے
گردا کے قدم دیکھ کے ہر عقل سانسے
خورشید سے دم میں جو مانند سہا ہے
ہر حال میں ہر ایک پہ مہر انکی سدا ہے

ہر عاجز و سبکیس کا ہے عالم میں مربی
 آسمان ہوں سب بندگان کی سرپرستی
 سلطانِ عالم ہے یہ نازت سے نہ کی گئی
 اللہ نے بخشی ہے انہیں دولت جاوید
 ہر ایک مصائب میں کئے شکر و تحل
 ثابت مدعی انکی چہا دونیں ہوا
 کیا بد میں جھکی ہے فقط تیغِ پلائی
 مشرک کو کیا قتل موحّد کو دیا امن
 اخلاق ترے دیکھ کے کہتے ہیں پیہر
 ہے شکر کا غلام تو اصح کا ہے طہر
 انکا ہے شرفِ بائخ نازوں سے ہو گیا
 بے مثل ہے سربا ت میں تو باقِ ہوائی
 مومن کو بھلا انکی محبت نہو کیونکر
 دانِ حق سے عوض انکی محبت کا ملیگا
 دشمن جو ہے انکا وہ جہنم میں جلیگا
 ہے خاک در پاک کی اکسیر سے بڑھ کر
 اس در کا گدا جو ہے وہ ہے شاہِ زمانہ
 پر گوہرِ مقصد سے ہے دامانِ تر و خشک

حقِ رحمت عالم انہیں خالق نے کہا ہے
 ہر عقدہ لا حول کا یہی عقدہ کشا ہے
 جو حق لے دیا فاقہ کشی میں وہ غذا ہے
 وہ کس قناعت ہے نہیں جس کو فنا ہے
 ختمِ انہ ہوا رشیدِ سرورِ رضا ہے
 یہ قطبِ فیضِ فلکِ رزم و وغا ہے
 اظہر صفتِ شمس ہر اک انکی غزا ہے
 تو نے جو کیا کام وہ سب حق پہ کیا ہے
 زمیند ترے قد پہ رسالت کی قبا ہے
 اور زیبِ بدن انکے عبادت کی عبا ہے
 مغرب ہی کہ ظہر و سحر و عصر و عشا ہے
 تجھ سنا نہ کوئی ہے نہ تو ہو گانا ہو ا ہے
 ہر ایک پہ واجبِ شہدِ والا کی ولا ہے
 موقوفِ قیامت پہ اس الفتح کی جبرا ہے
 ناری کے لئے آتشِ دوزخ کی سزا ہے
 سر مر پہ جو اہر کا بھی کیا مالِ طلا ہے
 جو شاہِ زمانہ ہے وہ اس در کا گدا ہے
 کیا ابر گہر بار ترادست عطا ہے

عیسیٰ کو مین کس طرح محمد سے دون نسبت
 یہ دوست خدا کا ہے خدا دوست ہم اکا
 کیا دج پیغمبر مین زبان کام کرے گی
 ہے غیر نور مہ کامل رخ روشن
 اک جلوہ غائی کا ہے بیجا نہ دو عالم
 او نہ تہی زینما تو خدا اپنے ہے عاشق
 لکھتا ہوں جو تعریف مین اوں ماہ عرب کی
 حضرت کی جوامت ہے ہر امت مرحوم
 دیکھو تو ہے کیا گرمی بازار شفاعت
 اب فخر بخی کشتی کا اپنے ہے نگہبان
 ہنگامہ محشر کا ہمین ڈر نہیں ہرگز
 مولائے اخلاق مروت کے میں جنت
 شاہوکی ترے در پہ جبکی جاتی ہے گرد
 قارون کا خزانہ بھی نظرمین نہیں کچھ مال
 ایمان کا اثر فیض ہدایت سے ہے ظاہر
 یہ الفت حضرت سے ہر سینہ مرا معمور
 رب میرا ہے اللہ نبی میرا محمد
 ہوں بار میسر مجھے در بار نبی مین تو

ہر درو کی اس نام مبارک مین شفا ہے
 محبوب و محب حق کا کوئی ان کے سوا ہے
 دم بند بیان نا طقہ چون و چرا ہے
 اور رشک دہ چادر مہتاب روا ہے
 کیا گوہر حسن نبوی پیش بہا ہے
 یوسف کا جدر حسن تھا یہ حسن جدا ہے
 کا غذا کا ورق اک ورق نور بنا ہے
 معفو ہوا ہر ایک گنہ اور خطا ہے
 ہر ایک گنہ عفو کی میزان مین تلا ہے
 کچھ خوف نہیں بکھو جو طوفان بلا ہے
 ہم اوسکی مین امت مین جو محبوب خدا ہے
 دشمن بھی ترے لطف کا ممنون رہا ہے
 او ٹھتا نہیں سرشت تکبر کی دوتا ہے
 حاصل یہ فقیر و مکے ترے گنج غنا ہے
 بیدار ہوئی نگرس کی بھی نگہ مین جیا ہے
 دل مین شک و رت ہے سخن مین کیا ہے
 یہ ور و زبان بد مری ہر صبح و سہا ہے
 یہ حضرت باری سے مری روز دعا ہے

کیونکہ پہنچے نہ شرب کی طرف شوق دلایا
 اللہ نے بخشی ہے مجھے خلد کی جاگیر
 پہیلی ہے یہ اب نافہ اشعار کی خوشبو
 یہ مدح طرزی نہیں ہوسی کا ہے اعجاز
 کیونکہ طرز سخن ہونہ زلال مر اسب سے
 تھکے ہو چہ تو سے مدح میں مدوح کی تائید
 خانی نے بیان آگے کر کے انکی فضائل
 میں لوگنا صلہ پیش خدا حشر میں ہر کر
 اب بعد دعا ختم قصیدہ کرو عشق
 اللہ مرے حال پہ کیجئے نظر رحم
 مولائیں غلام ایسا ہوں کس سے کہوں حال
 کچھ عرض کی حاجت نہیں اللہ ہر گاہ
 دلیمن جو مقاصد میں ہر سب وہ برائیں
 جلدی سے خدا کیلئے دیدار دکھا دو
 گرفتہ بالین مرا بھروسہ نہیں
 جہنم کہ خدا ہی ہے رہے دین محمد

نیکہ ہوں میں وان جاذبہ کاہ رہا ہے
 یہ مدح سرائی مجھ کا صلا ہے
 پردہ جو سماعت کا ہے دامن نجات
 کاغذ بدینا ہے تو خامہ ہی عصا ہے
 موزون ہے طبیعت مری اور تیر دکا ہے
 میں کیا ہوں سخن کیا ہے طبیعت مری کا
 مخلوق کو کیا طاقت توصیف و ثنا ہے
 دوزخ میں فرشتوں کی قصیدہ یہ لکھا ہے
 یاں ناظرہ عاجز ہے خوشی کی یہ جا ہے
 گھیری ہوئی اب مجھ کو ہر اک رنج و بلا ہے
 پہر کون وسیلہ مرا حضرت کسوا ہے
 اور آپ سے پوشیدہ نہ کچھ حال مرا ہے
 جسمین ہو خوشی آگے اور حق کی رضا ہے
 اب شوق قد مہوسی اقدس کا بڑا ہے
 مقبول ہو یا رب مری آخر یہ دعا ہے
 صلوة محمد پہ ہو جب تک کہ خدا ہے

قصیدہ چہارم

فاتح باب سخن مفتوح بسم اللہ ہے
 مدح واجب کے ہو ممکن ہے کبھی ممکن نہیں
 حکم کن سے کر کے پیدا جسے یہ کون دیکھا
 جسم و جان و دل یا اور عقل کی حکو عطا
 امت پیغمبر آخر زمان میں کر کے خلق
 یہ شرف حکمو یا سجدہ ملا یک نے کیا
 کی ہے اپنے واسطے اسطرح کی نازل کیا
 حضرت آدم سے ختم المرسلین تک پڑ پڑ
 ہیں معنی اللہ آدم اور نبی اللہ نوح
 ہی روح اللہ اسمعیل موسیٰ کا لقب
 پر خدا کے فضل سے ہو گویا ایسا ملا
 انبیاء پر حق نے افضل انکو ہی ایسا کیا
 بہتیا اور پر خدا ہے اور ملا یک سے درود
 بالبرہ سے پہلے خالق نے ہی خلق انکو کیا
 ہے جو کہ نسبت خدا و مصطفیٰ کے درمیان
 و امن عظمت ملک انکو نہ پہونچا دست فکر
 جسطرح حضرت تاجل سے گئے معراج کو
 شوق اشارہ سے ہوا وہ اور اسی حجت ہوئی

کچھ معنی حمد حق نعت رسول اللہ ہے
 حمد خالق میں زبان مخلوق کی کوتاہ ہے
 فضل سے اپنے دکھائی ہو سید ہی راہ
 دین حق ہو کر دیا صد شکر و حمد اللہ ہے
 دی ہے ہو ایسی نعمت جو کہ خاطر خواہ ہے
 جو ہر اک محکوم اور قائم باہر اللہ ہے
 جو ہر حق التفتین سے ہادی مگر راہ ہے
 انبیاء آئے ہیں اور ہر ایک مالی جاہ ہے
 نام ابراہیم جکا ہے خلیل اللہ ہے
 ہے کلیم اللہ اور عیسیٰ کا روح اللہ ہے
 جو کہ ختم المرسلین ہے اور حبیب اللہ ہے
 اختر و نین جسطرح تابندہ نور ماہ ہے
 مرجا کیا مرتبہ کیا شان صل اللہ ہے
 اب بشر سے انکو کیا نسبت معاذ اللہ ہے
 جانتے ہیں مصطفیٰ خود اور خدا آگاہ ہے
 سرسرایان پنج عقل رسا کو تاہ ہے
 اسطرح سامان تک جانا کوئی نوشاہ ہے
 زیر فرمان مہر ہے محکوم الحاکم ماہ ہے

ہو سکے کیا مجھے شان محف ناطق بیان
 سر جب کاتے حکم پر اسکے ہین سا یاں جہاں
 انس و جن و مرد و ملک سنگ و شجر و حشر و طیور
 بہت عالی ہے انکی وہ کہ جسکے سامنے
 منزل دنیا میں مگر آہو نکا ہے یہ رہنما
 مادی جن و بشر ہے رحمۃ للعالمین
 انتظام دین و دنیا ہے انہیں کی ذات
 خیر خواہ دشمنان ہے مہربان دوستان
 دونوں عالم میں اوجالا ہے انہیں کی ذات
 کہ کسے باطل کو کوجہ دین حق طسار کیا
 انتہا و فطر ہے ہی پیشواے خاص و عام
 پہنچتا ہے منزل مقصد کو اسکا راہرو
 کیا برکت ہے قدم پاک کی جسکے سبب
 ہی ہی خیم الہدی بدر الدجی شمس الضحیٰ
 زمی ضیلت کی کراست زمی شہادت جمی شمس
 وحی سے خالی نہیں ہے ایگی جوابات ہے
 باطل و حق توجہ انکی عدالت سے ہو
 دوست جو انکا ہے اپنا آپ ہی وہ خیر خواہ

جو کلام پاک ہے انکا کلام اللہ ہے
 دین کا سلطان ہے یہ عالم کا شاہنشاہ ہے
 زیر فرمان ایگی ہر اک بلا اگر راہ ہے
 مارشل ہو رہے اور کوہ مثل کاہ ہے
 روز محشر عاصیوں کا بس شفاعت خواہ ہے
 خاک کون و مکان سر در خلق اللہ ہے
 پادشاہ دین ہے اور دنیا کا شاہنشاہ ہے
 ہر طرح امت کا اپنی بس ترقی خواہ ہے
 مہر جسکے نور سے روشن ہے یہ وہ ماہ ہے
 جس جگہ بیت الصنم تھا اب وہ بیت اللہ ہے
 مادی راہ ہدی ہے رہبر گراہ ہے
 مصطفیٰ کے شرع کی جوراہ ہی شہراہ ہے
 بنگلی رو سے زمین پر سب عبادت گاہ ہے
 بس ہی شمع ہدایت ہی چراغ راہ ہے
 زمی شرف زمی رتبہ زمی تربیتی جاہ ہے
 حکم انکا ہے جو کہ وہ عین امر اللہ ہے
 پھر عبث تو شیران کو عدل کا انواہ ہے
 انکا جو دشمن ہے اپنا آپ وہ بدخواہ ہے

دست بخشش ایچا جو ہر وہ ہر دست خدا
ایچا دیدار ہی لاریب ہر دیدار حق
صفحہ صحف ہے وہ پر نور پیشانی اگر
اگے میان سایل کوئی خالی نہیں جاتا کہی
خاکو نیکی خانہ کعبہ ہے گرجا طواف
سنگ اسود سے ہی افضل تر سنگستان
سیہ کو آتی ہیں حورین خلد سے جس جا پر
قافلہ کا زایر و نکی جو یہ اوٹھتا ہے غبار
در پہ اب اپنے بلا یحیٰ مجھے بہر خدا
ادھی سے مرج ہوا نیکی بیان ممکن نہیں
اول و افضل ہیں سب سے مصطفیٰ خدا
ہے یہ محبوب خدا عاشق ہے خوراک خدا
وہ شہ دین نام ہے جکا علی مرتضیٰ
وہ علی جو ہے خدا کا راز دان و راز دا
وہ علی جکا تولد آج دنیا میں ہوا
ہو گئی سب تیر کی اب کفر کی کعبہ سے دور
حامی دین رسول اللہ ہے پیدا ہوا
یہ وہ عیش و عشرت گلشن عالم میں ہے

چشم رحمت آپ کی جو ہے وہ عین اللہ ہے
صورت پر نور ہے انکی کردہ اللہ ہے
او سپر ابرو کے کشیدہ مد بسم اللہ ہے
شان حق کیا فیض کا نصہد رتری درگاہ ہے
عرشہ نیکی روضہ القدس زیارت گاہ ہے
بوسہ گاہ اہل گردن آپ کی درگاہ ہے
گلشن مشت دینہ کی وہ نہ بہت گاہ ہے
عازہ رخسارہ حور ی وہ گرد راہ ہے
ارزو دہلیز بوسی کی بہت و اللہ ہے
شان میں انکی سوا نازل کلام اللہ ہے
طول کی حاجت نہیں کچھ قصہ بس کوتاہ ہے
خزینہ دین کون اسل اسرار سے آگاہ ہے
جو کہ سلطان عرب ہے اور عجم کا شاہ ہے
وہ علی جو مصطفیٰ کا ہدم و ہمراہ ہے
وہ علی بیت الحرم جسکی ولادت گاہ ہے
نور حیدر سے موز آج بیت اللہ ہے
آج شیطان لعین کے گہر میں ولایت ہے
پہلے ہیں غنچ خوشی سے لب پہ قایا قاہ ہے

شیر حق کی والدہ ہے فاطمہ بنت اسد
 بابشہر کا ہے جگر اور نور چشم نوح ہے
 دیکھ کر کہتے تھے سب طفلی میں انکو بقیہ طفل
 دم بدم نازل فرشتے ہوتے ہیں پڑھتے درو
 ہو گیا ہے جلوہ گراہ بنی ہاشم کا حسن
 چوڑ کر بت خانہ میں کا فر سوسے سجد چلے
 کلمہ توحید جاری زور سے انکے ہوا
 زور بازو سے انہیں کے دین احمدی توکی
 حق علی کے ساتھ ہے یہ ہے حدیث مصطفیٰ
 زیب بخش غبرور زینت دہ جادہ ہے
 اعتقاد اوسکا نبوت میں کہی کامل نہیں
 مرتضیٰ کی ذات ہے بیشک شبیہ مصطفیٰ
 مرتبہ انہر نبوت اور ولایت کا ہے ختم
 دو جہان بیشک موزین انہیں کی دھجہ
 جو کہ تیرا دوست ہے اللہ اوسکا دوست ہے
 کیوں جو کہے سر نہ اپنا اور بہ تیرے آسمان
 ہے توکل تاج انکا اور مسند جانا
 شیر حق کی وہ شجاعت ہے کہ کھنگام مصطفیٰ

والد عالی ہم بوطالب ذبیحہ ہے
 دل ہے سعلیل کا جان خلیل اللہ ہے
 بے نظیر و بے مثال ہے بدل اللہ ہے
 آسمان سے تازمین اک شوصل اللہ ہے
 اب زمانہ میں مہ کنعان کی کسکو چاہے
 راہ حق پر اگر ہا لب خود ہر اک گمراہ ہے
 ہر زبان پر لا الہ تہ الا اللہ ہے
 قوۃ اللہ ہے ید اللہ ہے پیف اللہ ہے
 یہ حد ہر حق اور ہر اللہ ہے بالذکر
 رونق محراب و مسجد شمع بیت اللہ ہے
 گرامت سے کسکو انکی استکراہ ہے
 سچ اگر پوچھو تو یہ شبیہ بے اشباہ ہے
 ہے بنی ختم الرسل حیدر ولی اللہ ہے
 مصطفیٰ ہیں ہر انور اور حیدر ماہ ہے
 خود خدا دشمن ہے اوسکا جو ترابد خواہ ہے
 قبل اہل ولایت آپکی درگاہ ہے
 فقر کے عالم میں دو عالم کا شامشاہ ہے
 شیر خزان انکے آگے بچہ ربابہ ہے

عشق مولا سے پہلے ہے دل ہمارا ہر طرح
 آسمان گر و خضہ قدس سے اونچا ہے تو کیا
 شوق ہے دل میں خف جانیکا گر چاہے خدا
 تشنگی کا روز محشر کے نہیں ہے کھلوانا
 ماری ہی ڈالا جلایا ہی علی نے حکم سے
 ہکلامی حق کو تھی اونسے ہی انس کی دوستی
 شعر میر سے مگر سب مومن بڑھیں دلسرور
 لو بڑھو صلوة دل سے پختن پر پانچ بار
 دلیں جو جاگیر جسکے دوستی پختن
 دوستی پختن صورت سے میری ہے عیان
 سب واجب کیوں نہ ویشل نبی حب علی
 مصطفیٰ کا جو وہ دشمن جو ہے دشمن اپکا
 والد حبیبین ہے نفیس نبی حق کا ولی
 آپ کی بخشش کے آگے فرق کفر و دین کا ہے
 ذکر حاتم کی سخاوت کا بیان پر ہر خطا
 یا علی کیجے مدد بہر خدا و مصطفیٰ
 حال دل میر کسی پر کس طرح سے ہو عیا
 مصطفیٰ پر دل بہت اب غنیمت کا یار ہیں

جو غم و شادی دنیا کو نہیں یاں راہ ہے
 مرتد بین کوہ سے بڑھ کر ہے یہ وہ کاہ ہے
 سر سے یہ رہ ہر قدم چلنے کی دل میں چاہ ہے
 ہے علی ساقی نبی اپنا شفاعت خواہ ہے
 اس سے بڑھ کر کب بدلا اعجاز روح القدس
 یہ ولی اللہ ہے موسیٰ کلیم اللہ ہے
 یہ نہ جانی آہ ہے اور یاں نہ زیبا وادہ ہے
 ایک کادہ اجر ہے اور پانچ کا پتجاہ ہے
 خاص جاگیر جنان اوسکے لئے تنخواہ ہے
 صاف پانی میں نظر جھڑجھڑ آتی تاہ ہے
 شان میں انکی حدیث وال من والاہ ہے
 دیکھو قول پیغمبر عادی من عاداہ ہے
 فاطمہ کا زوج داماد رسول اللہ ہے
 گر حید حاتم کا سخاوت میں بڑا انوار ہے
 ناک کو گئی نور سے نسبت معاذ اللہ ہے
 اندون گھیری ہوئی محکوم جانکاہ ہے
 غم سے اٹھا ہے ہونٹوں پر نہیں پر آہ ہے
 وقت یہ اہر اکا اللہ یا غوثاہ ہے

درد ہے دل میں جو میر عرص کی حاجت نہیں
 ڈرنہ عشقی ہیں ملی ترغی شکل کش
 تو غلام مصطفیٰ ہے دیگا سب خالق تجھے
 حاسد و نکو اس طرح ہے عشق پر سیر حسد
 دولت حب نبی سے دل یہ مالا مال ہے
 ہیں ہوں عاشق گنج رجاء دیوی کیا غرض
 عشق میں یہ بے سرو سامانی اپنا ہے چشم
 عشق کے باعث بغیری میں ہی ہوں نہیں باد
 لائق دل بستگی اسباب دنیا کا نہیں
 زاد راہ آخرت کی فکر کر غافل نہ رہ
 بس عبادت خالق اکبر کی ہر اپنا رفیق
 آچکے اصحاب جو میں ہیں ہدایت کے نجوم
 عشق محبوب خدا کے ساتھ دل سے چاہئے
 یا آہی تجھ کو دکھلا دے مدینہ کی بھار
 اپنے روضہ پر بلا لیجے مجھے یا مصطفیٰ
 روح میری اڑ کے اکدن بس مدینہ جا نیگی
 میں غلام مصطفیٰ ہوں عشق ہے اونسے مجھے
 دین ہی اسلام میرا اور قرآن ہے کتاب

اب پر ظاہر ہے سب اللہ مرا آگاہ ہے
 مصطفیٰ بہرہ و حاجت روا اللہ ہے
 کیا کمی تجھ کو ترا آقا رسول اللہ ہے
 جسطرح عتین کو اکثر ہوتی حرص باہ ہے
 فکر کہ ہے گنج کی نہ آرزو سے جاہ ہے
 گنج شکل گنج اور جاہ شکل چاہ ہے
 فرش ہے خاک زمین افلاک کی خرگاہ ہے
 غم کا لشکر علم میرا یہ مدآہ ہے
 دیکھو دنیا میں الم کا ہر شاری گاہ ہے
 منزل فانی سے اے عشقی سفر ناگاہ
 الفت آل نبی سرمایہ دل خواہ ہے
 اقتدا جو ان کی ہے دین ہدی کی راہ ہے
 عاشق کو مل گیا دلبر یہ خواہ خواہ ہے
 بلبل شیدا کو گلگشت حمن کی چاہ ہے
 ہجر سے ہے درد دل میں لا غم جاگا
 چار دیو اور غلام گرچہ راہ ہے
 چاہتا جسکو خدا ہی ہے اوسیکی چاہ ہے
 ہے نبی میرا محمد رب مرا اللہ ہے

<p>دلین پیسے ہے خدا و مصطفیٰ کی دوستی ختم کر کے یہ نصیحت اب کر عشقی دعا یا علی اب تو میری مشکل کشائی کیجئے یا نبی اللہ ترجمہ کی نظر مجھ پر کرو یا آلہی رکھ مجھے محفوظ ہر اک برج سے خوش رہیں اجاں باور دشمن ہوں ہر اک پاپال</p>	<p>ایک جابر جمع باہم نور مہر و ماہ ہے مرح مولائین زبان مدح کی کرتا ہ ہے وقت یہ امداد کا مولا مرے واسطہ ہے ہوں غلام خاص حضرت کا خدا آگاہ ہے ہے قسم او سکی لقب حبیب کا رسول اللہ ہے جب تلک محبوب عالم میں یہ سال رواہ ہے</p>
--	--

غزل ردیف الف

<p>آہی نام سے تیرے ہو و اقل دیان میرا میں نہ مست ہوں ہی نہ پیر بخان میرا مرانہ نہ ہے یا ہو ہوں میں بلبل باغ وحدت رہ صبر و رضا میں رکھ مجھے ثابت قدم یار بہر سو عقل پر تھا پر رفاقت چہر و دی آخر عبث الزام و نادانی و نادانی کا ہے مجھ پر چندو اسات میرا مہر طفلی سے کبھی اتک نظر آتا ہے مجھ کو دست دشمن ایک شہر پر بنا ہو فرط حیرت سے میں اب تصویرِ ظالم نظر آتا ہے سینہ میں اپنے وہ نہ تاروں میں</p>	<p>حدیث عشق سے اپنی بڑا حسن میان میرا شراب عشق سے ملو ہے جامِ بزم و جان میرا کہ شام گلبن لاسوت پر ہے استیان میرا ہوا ہے اب او سے منظور خاطر امتحان میرا ریا راہ طلب میں عشق ہی بس مہمان میرا نہاں ہے ماتمیزین تقدیر کے سود و زیان میرا رہیگا در و دل بعد فنا ہی تو امان میرا کہوت یہاں نہیں دل صاف ہے آئینہ سان میرا کہ نقشہ کی طرح سے بے صدا ہے یہ وطن میرا خدا ادا ہے گیا پہلو میرے دل کہاں میرا</p>
---	--

کسی پر کس طرح سے ہویاں اربہاں تیرا	نہ لکھا زبان سوز و رزن سے ہے یہ اندیشہ
رفنا سے پار سے دل ہے چھینے شادمان تیرا	ستم یا لطف جو چاہے کرے وہ مجھ پر عشق

دو غزل

<p>ازل کہہ دے سے عاشق اپنا ارجان جہاں تیرا نہیں ملتا کہیں مجھ کو نشان امی بے نشان تیرا سا چہ بے زبان ہوئے اکثر ازوان تیرا ہمیشہ ذکر رہتا ہے جہاں دیکھو دمان تیرا سمجھتا نہیں یہ سب کس شہرے گمان تیرا سدا اسی نام ہے جان جہاں درد زبان تیرا بنا آئینہ خانہ عالم کون و مکان تیرا مری انگہوں کو کیسے کوئی جلوہ جابجا تیرا مرا آرام دل ہے تو مرا دل ہے مکان تیرا ہرگز ذکر نہاں تیرا کہ ذکر عیاں تیرا</p>	<p>موسے ولین ہر داغ عشق بدست سے نہا تیرا کہا دہندو پہاڑ کھجور کھکانا ہے کہاں تیرا ترا احوال برفت میں جا کر کون کس سے ہوا جس کا تیرے یہ اے پردہ نشین چرچا کہیں ہے حسن کا جلوہ کہیں ہے عشق کا جذبہ محبت ہوتی ہے جس سے وہ ہر دم باو آنا تو ہی تو ہے نظرمین جھلک کو دیکھتا ہوں مثل ہے حسن کو سلی کے دیکھے چشم جوں سے گذر اختیار کا مکن نہیں اس میں کسی صورت ہی تیری یاد کہہ ولین ہی تیرا نام کہہ لب پر</p>
---	---

نہ لکھا مجھ پر ہمیشہ غیر کے در پر
 سر عشقی ہوا رب اور سنگ آستان تیرا

غزل

نظر آتا ہے پر جلوہ ہر اک جاہر زبان تیرا	ہر صدف پاک کہ چہ لازمان دلا کمان تیرا
---	---------------------------------------

<p> رہیگا بونہی ہو واسر میں میر جا دل تیرا گد جا دل گاجی سے یہ اب شوق قد بوی مخالف سے میں دیا ہوا شہادت عشق برآئے اگر تن سے ہر کوئی جدا سر بھی مرا کر دے ترے کو جو میں صبح و شام برباشو رہتا ہے غرض ہے دیر سے بھگونہ ہے کعبہ سے کعبہ خدا کی شان ایان الگیا تجسیر بتوں کا ہی کرے کیا معرفت کا تیری پہر کوئی آدمی غو قلم اشجار ہو دریا سیاہی خلق سب کا تب </p>	<p> میں دیوانہ ہوا ہوں جان و دل سے جا بجا اگر رو کیگا ٹھکرو در پہ تیرے دار بان تیرا کہ عاشق بھگویتا ہے میں خیال دشمنان تیرا نہ لب تک آئیگا میرے کہی راز نہ بان تیرا کہ ہر دم مارتے ہیں مگر وہ عاشقان تیرا وہی قلیب ہے آتا ہے نظر جلوہ جہان تیرا بنسہ بندہ ہے زر سبھی ہندوستان تیرا نہیں پہچا ہے حق معرفت پیغمبران تیرا رقم تب ہی نہیں ہوتا ہے یک دنہ بیان تیرا </p>
<p> ہر اک غور و کلان کرتا ہے بس او کی شناخت انی ہوا ہے جب سے عشق شے عاشق مدح خوان تیرا </p>	
<p> احد ہے ذات حق قابل ہونین توحید یزدان کا بہر ہے عشق سینہ میں رخ محبوب بجان کا کلام اللہ کا ہے ہر کلام مصحف ناطق نہ تھا کہ کام شاہ دین کو دنیا کے تجل سے برسا کہ حقیقت میں ترے عقل بشر کیا ہو سبق تو نے بڑا یا عقل کل کو علم باطن کا </p>	<p> غزل محبت احمدیہ ہم کی حاصل ہے ایان کا چرخ طورا کہ جلوہ ہے میرے رات و سوزان کا حدیث قدس میں سب طرز ہے آیات قرآن کا کلیم فقر نبی بوس لبک دین کو سلطان کا برابر مرتبہ اسجا یہ ہے دانا و نادان کا ہمہ دانی یہ بھی وہ طفل ہے تیرے دبستان کا </p>

<p>اگر ہو تو کشتی بان نہیں کہ خوف طوفان کا کہ دامن شفاعت اکابر دہ ہو گا عصیان کا کہ ذات ذی شرف مجمع ہے واجبہ راہکار کا ہے فرق حسن یہاں محاذ و ماہ کنعان کا</p>	<p>اگر گی نار و نوح کیا کہ ہے شافع نبی اینا کہ ہنگام کے سارے عیب کجا نیکے ہو جن ہو اچھے سر سبز ظاہر قدم السنے حد و السنے کٹی تین اونگلیاں یوسف پہ پہ جانیں ہوں ہمت</p>
<p>ہے جب تک یاد دہن کی زندگی عشقی کی ہر تکت بجائے جان ہے بسن دل میں تصور جان جانان کا</p>	
<p>عزیز</p>	
<p>خدا جائے کہ کیا ہو گا نتیجہ میری ارمان کا بسان منجھ کل مند ہے منجھ اہل عرفان کا کیا ہے کام ہر اک شک ترے آب باران کا کہ انکی دوستی سے ہو گیا ہوں دوست یزدان کا کہ جب کا فرش پا دیدہ ہے ہر اک حور و غلام کا نگینہ نگیا ہے دل ہر امیر سلیمان کا نہیں محتاج ہے میرا مرض عیسیٰ کے در مان کا بنے کہل گل امید ہر اک خار حرامان کا کوئی برسان نہیں ہو لاکر حال پریشان کا کہ ہو گا ہاتھ میں گوشہ مرے حقیر کرداران کا کہ درج آخر در سل نہیں تصور انسان کا</p>	<p>ہوا ہے دل کو شوق وصل اب محبوب یزدان کا مثال ہوا ہے معرفت میں پوشش اسنا کا تری فرقت میں روئے ہوئی شت اہل تارہ بڑا ہے عشق محبوب اکہی سے مراد تہ نقدق جان و دل میرا خرام ناز براد کے ہوا ہے شبت و سہیں اسم اعظم اکا جب سے تسا ہے مردن میں عشق محبوب اکہی میں و کہا ہے فیض گرا بر کرم انکا تو دم صبر میں خدا کے واسطے مجھ پر رحم کی نظر کیجے علام مصطفیٰ ہوں جاؤنگا جنت میں میں جنا ما جزی عشقی ہے بہتر مکر و رحمت میں</p>

غزل

بنا دھرب مرج محمد ہے سخن میرا
 ہے کلک مرج پیرا خدیب نغمہ زن میرا
 خدا کی محکو کہتی ہے رسول اللہ کا عاشق
 خدا کے قدم باک پر نقش پا پر ہے
 جدائی شک پر سفا کے مرے محکو ستا ہے
 خدا کی راہ کا سا لک میں پیر و پیر کا
 ہوا ہے عشق محبوب الہی میں جنوں محکو
 کردی کیا عرض حال در دل نہاں نہیں ہوا
 ہوا بسلبستان مصطفیٰ کا گلشن طیب
 نکلا اون بیان سے میں ہوں جا کر مدینہ
 در پر نور کے ہوسا نے یارب ہر ابد فن
 حبیب کمریا کے چارتن محبوب ہیں عشتقی

فرسے سے لب میں بجاتے یہ شیریں ہر دہن میرا
 شگفتہ کیوں ہنول نفست احمد ہے جہن میرا
 بنا محبوب ہے جب سے حبیب ذوالحسن میرا
 یہ دل میرا یہ جان میری یہ سر میرا یہ تن میرا
 بنا ہر خانہ دل غم سے اب بیت الحزن میرا
 طریق حق کا جو طالب ہے وہ سیکھے ملن میرا
 سیالون کو ہے غم یہ دیکھ کر دیوانہ بن میرا
 ہے ظاہر آپ پر احوال ہمارا من و عن میرا
 ہے گلزارِ کلامِ نابغ جہان کا بے نقصان میرا
 نہ نکلوں پیر و مان سے میں مدینہ ہو وطن میرا
 ہو چادر پردہ در دامن رحمت کفن میرا
 وظیفہ رات دن ہے نام پاک بختن میرا

سے لکھ کر نام میرا حبیب گلشن

غزل

عجب طغرائی کلا میں نے بسم اللہ کی مدحا
 نیا ہے طور یہ حمد خدا اور نفست احمد کا
 پیرا امیم محمد گلستا کے گردا و سکے قلم سے

ملا کر نام ساتھ اللہ کے لکھا محمد کا
 لکھا اللہ پہلے نام بعد اس کے محمد کا
 بڑا یار تہ یہ نام پاک سے لوح زبر جد کا

<p>حقیقت سے ہر حق واقف خدا ہی خود ترا و صف خدا کے حکم سے روح الامین اس گہر کے خادیم رسول حق وہ ہر کسی شین بزم محبوبے گرے بت سجدہ تعلیم کو کعبہ میں سر کے بل ملایک تابع فرمان ہیں یہ فخر سلیمان کے نہیں ہے جو کثرت میں کوئی دُرِ قیمتی ایسا کیا انکار انکا جس نے وہ خالق کا ہے منکر جو انکا سبب سے حشر تک ہم مکر شیطان ہے</p>	<p>بیان کیا ہو سکے جسے ترے اوستا سجد کا نہ تھا خدمت کے کرنے میں سبب کوئی خوشامد کا کہ ہے عرش علیٰ نکیہ کہ اک حبیبی مسند کا ہوا غل جب حبیب کبریٰ کی آمد آمد کا جلوس آریہ شانہ نشاء ہے تحت زمرہ کا دُرِ یکتا ہے یہ عالی گہر دریا سے سرمد کا سیہ رود و جہاں میں ہے منافق اور ترک کا کیا لطف نبی نے کام ذوالفریقین کے سد کا</p>
--	---

بہلا عشقی کرے تعریف کیا کوئی محمد کی
خدا نے نام خود محمود رکھا ہے محمد کا

عزل

<p>ازل سے تا ابد جلوہ ہے انکی ذات ارشد کا ہے مکیان اول و آخر خدا کا اور عسجد کا اود ہر حق سے انہیں مصلحت اور ہے عہد سے الہی ہے تناکھ جو بچا دے مدینہ میں سرا یا چشم بیکر شوق دل سے میں کروں کہی آنکھیں بلوں در پر زمین کا لوں کہی کہی مدوہ میں جا کر میں زیارت سے شرف</p>	<p>اشارہ کر رہا ہے یہ الف اور دال احمد کا ہے دال اسیر الف اور دال اھد کا اور اھد کا محمد میں اشارہ ہے یہی میم شد د کا میسر ہو نظارہ گلشن خلد محمد کا تاشہ گاہ مسجد کا نظارہ گاہ گنبد کا کنا لون خوب ارمٰن دل سے انچ شوق پیدا کروں گد گردہ پر کھڑو اف اس باک برقد کا</p>
---	---

<p>جواب اکبر مولانا سے علی صلوٰۃ علیہ وسلم کا نشان ہر قدر کا ہو میری نشان اور سناپ ہر قدر کا ہوں طہور زمین زراغ و زغن کا دام اور دوا</p>	<p>پڑھوں صلوٰۃ بیچ چپکڑا ہو کر اوسے میں رہوں بعد فنا ہی اوس میں پریشاں نقش پس ہوں مدینہ کی زمین میں دفن ہو یا رب</p>
<p>زبان پر نام آجاتا محمد کا ہے جب عشق میں لب سے جوم لیتا ہوں دہن پیچ محمد کا</p>	<p>زبان پر نام آجاتا محمد کا ہے جب عشق میں لب سے جوم لیتا ہوں دہن پیچ محمد کا</p>
<p>غزل سراپا</p>	
<p>بلبل و سرخ و گندم رنگ جسم پاک و نشان تھا بلند و پشیا بینی تہی روشن رو سے تاباں تھا دراز و شکر گین بار یک ہر اک سحر گان تھا ہر اک وقت کھلم مثل گوہر نور افشاں تھا یہ عالم اسیش اور کا بگر و رو سے تاباں تھا خط بار یک سید سے مکراناف کییاں تھا کہ جسمین لا الہ تار رسول اللہ نمایاں تھا تہی بچے نور کے جس سے جمل مہر و خشاں تھا نہ سایہ خاک پر پڑتا تھا تن ہی مستور جاں تھا یہ خوشبو تہی پسینہ میں کہ گویا عطر افشاں تھا</p>	<p>سراپا نور پیر اجلہ ختم رسولان تھا کشادہ ہی جبین پیوستہ و بار یک ابرو تھا تہی اوسط کان نورانی سیہ سر گدین اکھین تہی لب لکڑی حسن خوشبو اور اوسین بر عیناں تھا بگر و ماہ حلقہ جطر ح بالہ کہ ہوتا ہے شکم سے سینہ تک تہی جسم نور پاک و نورانی نشان اک پشت پرشاد نوین تہی مہر نبوت کا تہی زیبا دست و پا اور اٹھلکیاں بار یک ہم نشین گس گس کر نہیں سکتی تہی انکھ جسم اطہر کو گذرتی تہی جد ہر گلی کو بچے مکتے ہن</p>
<p>میانہ تہا اے عشق سب اعضا خواہ بصورت تو حسین تر کیوں نہو سب سے کہ یہ محبوب یزدان تھا</p>	<p>میانہ تہا اے عشق سب اعضا خواہ بصورت تو حسین تر کیوں نہو سب سے کہ یہ محبوب یزدان تھا</p>

غزل غیر منقوطة

<p> مهر بود آرام دل کا انهم هوا الله کا دل مرا سر دم ہزار ہرورہ اللہ کا دوستا ہوگا کہو اس گہر کا بالک سطح مردم گمرہ کو حاصل ہو سنا راہ مراد ہوگا کل با سوا اللہ کو الکت کر دل لگا بود آہ دل ہو اگر اس طرح دل سیکھ لہم دل ہوا سرور و آرام دل ہو کو ملا دل مراد الہ ہوا لدار کا لو ہمہ دعو ور ہو الحمد للہ اور ہر اک اوراد کا دل کے ہو آرام حاصل علم او سن کا ہو اگر دور ہوگا درد دل سرور ہوگا دل مرا </p>	<p> ورز ہو ہر دم سدا کلمہ رسول اللہ کا سب کو حمد اللہ اک ہر ملاسن اہ کا دل مرا ہو کر حرم اک گہر ہوا اللہ کا حال اگر معلوم ہو درد دل آگاہ کا ور دم کر لا الہ اور لا اللہ کا اک ہما کا لا سا ہوگا اور دود آہ کا ور ہر اک ہم سدا کلمہ ہو حمد اللہ کا داد دو ہر اک کہو کلمہ سرا سر راہ کا ہو حاصل ہو سدا اورہ کلام اللہ کا اس طرح ہو کو ملا اللہ سر کلام اللہ کا ہو اگر طالع رسا اگر ہو کر م اللہ کا </p>
--	---

دل ہو اور ہو دل کو درد اللہ کا ہر دم قول لا

سر ہو اور سو داسدا سر کو رسول اللہ کا

غزل ولہ

<p> مہر کو حاصل علی سودا ہوا دین ماہ کا رحم کر سب کو کہنا دو در رسول اللہ کا مالک راہ بد اسر دار دو عالم ہوا </p>	<p> لو ہوا اللہ دلدادہ رسول اللہ کا لو ہوا دل کو ارادہ اور او سن در گاہ کا راہ و کیلا کر ہوا و دال ہر گراہ کا </p>
---	--

<p>مرح احمد اور مرح آل احمد کو لکھا ظاہر واطہر محمد اور محمود و سلام حکیم اللہ کا کہو حکم محمد کو مدام لو اگر اسم محمد اور گرسوع ہو کلمہ احمد ہوا اگر ام احمد کا گواہ دیکو اس سردار عالم کا ہوا سودا اہل دل پر مردہ دل ہر دم ہوا لکھ احمد</p>	<p>ہر سر مصرع کہا اول درود اللہ کا اسم حامد اور ہوا احمد رسول اللہ کا کلمہ احمد ہوا ہر اک کلام اللہ کا کہہ درود اللہ کا ہر دم سلام اللہ کا لو بلا اسم محمد اور اسم اللہ کا حال لو ہو ہو معلوم کوہ وکاہ کا کلمہ احمد ہوا ہم امر روح اللہ کا</p>
<p>دل ہر آل محمد کا ہوا والہ ولا ہر سدا آل محمد کو سلام اللہ کا</p>	
<p>غزل</p>	
<p>ست ہون مین پیکی ہام مصطفیٰ عرش سے بڑھ کر ہے ہام مصطفیٰ آپ خود عاشق ہوا ادنیٰ پر خدا جو ہے انکا حکم ہے حکم خدا حق نے دیکھو تو شب مراج مین فرش رہ آنگھون گزرتی ہیں ملک سب گنہگاروں کو بخشا شینے آپ دل پریشان ہی ہو ہے بکھو بھر</p>	<p>دم بدم ہے لب پر نام مصطفیٰ سب سے اعلیٰ ہے مقام مصطفیٰ جہذا حسن تمام مصطفیٰ ہے کلام حق کلام مصطفیٰ کیا کیا ہے حشر ام مصطفیٰ دیکھ کر حسن خیر ام مصطفیٰ واہ کیا ہے لطف عام مصطفیٰ عشق زلف شک فام مصطفیٰ</p>

<p>پرچہ کیا ہو مرا نام و نشان بہجت ہے جو محمد پرورد</p>	<p>بندۂ حق ہوں غلام مصطفیٰ اوسکو آتا ہے سلام مصطفیٰ</p>
<p>کیون نہو عشقی تجھے عشق نبیؐ ہے ازل سے تو غلام مصطفیٰ</p>	
<p>غزلِ رولفیب</p>	
<p>دکھا دیکھد میرے دلربا کا جھکودریاب غمِ فراق سے روتی ہیں مری چٹان تریاب نہ دن کو چین آتا ہے نہ شب کو نیند آتی ہے وہ دل بیکار ہے جس میں نہیں ہے عشق کا جلا بہا کر سامنے یا حسین کو دیکھتا ہوں میں فراقِ یار میں درد کے وہل ہو گیا ہوں میں بہلا ہم کو جا میں اور ہم کس کو راہ میں اویں صورت سے کرے اوسکے دل میں بھی گہری مرا عشق نازک تر ہے عالم کے حسیوں سے جدائی میں مرے محبوب کی یہ حال ہے میرا</p>	<p>بنا دے میرے شوق دلو میرا راہِ یار یہ وہ درد جس سے نکلتے ہوتا ہے جگایا فراقِ یار میں ہے بقراری اس قدر یار صدفِ ناخیز تر ہے وہ نہیں جہین گہریاب تاشہ تیری تدبیر کا جو ہے مد نظر یار ملا میری ریاضت کا مجھے آخر غریب ہے عاجز اپنے قسمت کے نوشتہ سے بشیر مراد لگ گیا ہے جطرح سے اوسکا گہریاب کہ ہوتا بار ہے اوپر جبرِ بڑی ہے نظر یار کہ رو دیتا ہے اب تمن ہی جھک دیکھ کر یار</p>
<p>ترا عاشق ہے عشقی عاقبت ناخیز ہو اسکی بچا اسکو ہر اک شر سے پے خیر البشر یار</p>	
<p>عندل</p>	

ستیا ہوں اس طرح میں جو کھائے دوست
دل چاہتا ہی سر موہا اور پائے دوست
اوسکے سوا کسی کو بھی ہم جانتے نہیں
تکلیف میں خدا کو بہت یاد کرتے ہیں
اوسکے سوا نہیں کوئی مجھ کو عزیز تر
میں دوست کا ہوں دوست تو دشمن کا خیر خواہ
آنا خیال غیر کا دلین مرے نہیں
ہوتے ہیں یوں خوشی میں تو ہر ایک مستدار
کوئی بنا گیا اوسے محبو بگاڑے یار
پہرہ رنگنے کی غیر سے کیا احتیاج ہے

آنا نظر نہیں مجھے کچھ بھی سوا سے دوست
سودا ہے سر میں دوست کا دلین ہو دوست
وہ آشنا ہمارا ہے ہم آشنا سے دوست
دیکھو تو عین لطف ہے جو ہے جفا سے دوست
چاہے تو جان تک بھی ہے حاضر برا سے دوست
رکھتا نہیں بیان میں کسی کو سوا سے دوست
ایسے بہری ہے اب مرے دل میں دلا دوست
بہتر ہے وہ جو کام مصیبت میں آئے دوست
کوئی بگاڑے کیا اوسے محبو بنا سے دوست
جو وقت دوست آپ ہو حاجت روا دوست

کہتے ہیں سب یہ حالت محنتی کو دیکھ کر
ایسا ہی اپنے دوست سے دلوں گائے دوست

عزل

غم کہا کہ ہجر باریں کیوں مر نہاے دوست
دلین گہی نہ غیر کے جاو سوا سے دوست
دینا رز دیا مجھے یا داغ غم دیا
آنا نظر دوست کو کب عیب دوست کا
یار بہتار باہر بہت شوق و میل یار

ممکن بقا سے دوست نہیں بے نقا سے دوست
دلبر ہے دل کو واسطے دل ہے برا سے دوست
ہے جاے شکر جو کہ دیا ہے عطا سے دوست
دشمن سے کم نہیں وہ جو دیکھے خطا سے دوست
پونچا دے مجھ کو تا در دولت سرا سے دوست

<p>بہلوئیں میر رہتا ہے دشمن بجایے دوست رشک جنان ہے کو چھو چیرت نر اس کے دوش دشمن کو بھی برا نکہتوں میں چھ جا کے دوست لہذا اپنے دل سے نہ محکو بہلائے دوست راضی ہوں اوس سے میں سچی جو کچھ نہ تھا دوست</p>	<p>محکو کیا ہے عشق میں دل نے مرے خراب جانا ہے جو لپٹ کے وہ آتا نہیں او ہر ہر ایک کی بہلائی ہے بس میری نظر عاشق کے حق میں غفلت معشوق ہر غضب لطف و کرم کرے کہ وہ جو روح جفا کرے</p>
<p>عشق قدم پہ یار کے سر کو کر و نشر رہتا ہے دوست دل سے ہمیشہ فداست</p>	
<p>آئی نظر شان خدا شان محمد دل سیر انداز جان ہے قربان محمد یہ ایک کچی لاک میں امان محمد رہتا ہوں سد اطالب و خواہان محمد عاشق ہے خدا جس پر وہ ہے شان محمد کہتے ہیں مجھے حافظ تر آن محمد جنت سے ہے خوش محکو بیا بان محمد فرمان خدا ہے جو ہے فرمان محمد سبطین جو ہیں میں گل ریحان محمد دلمیں ہے مرے جلوہ پہن ان محمد</p>	<p>حاصل ہے مجھے رتبہ عرفان محمد ہے میری نظر میں رخ تابان محمد ہم سب نے یہ پائے جو دامن سب سے ہے عشق مرے دلوں کو محبوب خدا سے کیا خلق ہے کیا شکل ہے کیا حسن کیا نور ہے یاد سد امصطفیٰ رضا ربی کی دیوانہ ہوں میں عشق میں محبوب خدا کے جو بات ہر انکی وہ نہیں وحی سے خالی زہرا ہے کلی اور گل ورد علی ہیں سراج ہے آتے ہیں نبی و مرشد خدا کے</p>

مولا کے سوا غیر سے کیا کام ہے عشقی	عزل	کیا اور کو سمجھین کے غلامان محمد
دلہین پہ پیرے جلوہ ایاں محمد ہے دیدہ روشن مرا یوان محمد ہر سو ہے اسی نور کا جلوہ نظر آتا میں زندہ جاوید بنون خضر کی صورت دل روضۂ اقدس سے تو سینہ ہے مدینہ خوش آئینہ پیر و عنہ رضوان مجھے کیونکر حافظ ہے خدا جس کا اسی خوف ہے کس کا جان دیتے ہیں پروانہ صفت جن و ملائکہ مہتابی ہے اک روضۂ بر نور کی مہتاب ہیں آل نبی اور جو اصحاب بنی ہیں	جو حق کی صفت ہے وہ ہر شایان محمد میں ہر دم دیدہ مرے دربان محمد جب دیکھتا ہوں روئے درخشاں محمد آجائیں نظر گرب خداں محمد آتی ہے نظر اوس میں مجھے شان محمد ہوں بلبل شیدا اگلستان محمد ہر حال میں خالق تھا نگہبان محمد ہے نور خدا شمع سر و زان محمد یشس ہے اک شمشہ ایوان محمد میں سلطنت دین میں یہ اعیان محمد	
حضرت کی حضور کی ہے عشقی کو بہت شوق یا رب تو بنا دے اس سے مہربان محمد		
عزل		
زندہ ہے مثل روح تن جاودان عشق وہ ہے مکین دل یہ مرا ہے مکان عشق وہ ہے اس سے کیوں نہ ہے جس کا ہو دل درد و خون و دشت و دیوانگی و نسیم	نور ازل کا حسن جو ہے حودہ جان عشق الغف ہر ایہ دم ہے مرا اپا سہان عشق سارے زمانہ میں یہ کیہ لکھا جو ان عشق اشفگی و رنج یہ ہیں مہربان عشق	

<p>اسین ہر جنس الفت و مہر و وفا و شوق دینا کی نعمتوں سے سدا دل ہے اوسکا سیر کیا زائد کو عشق کے ہے حال کی خبر کچھ درد و دل پہچانت جان سے نہیں حکم الفت انہیں ہے جہیں وہ انسان پہنچتا خبر عشق عاشقوں کو نہیں اور کوئی کام</p>	<p>عاشق ہیں جسے گرم ہے دایم دکان عشق ہو جو کوئی جہا نہیں نیکو ارخوان عشق اس کیفیت کو جانتے ہیں سیکستان عشق فتنہ گری میں ایک ہیں خورو و کلاں عشق ہیں آدمی وہی کہ جو میں مردمان عشق مرتے طلب میں عشق کے ہیں طالبان عشق</p>
<p>معلوم کیا کیا کہ کیا چیز ہے یہ عشق عشقی سے جو چہ حال کہ ہے قدر دان عشق</p>	
<p>عزل</p>	
<p>کرتا ہوں وصف حسن جو میں اور بیان عشق کعبہ کے ہے مقام سے اعلیٰ مکان عشق دنیا و دین سے کچھ نہیں ہے عاشقوں کو کام بے شوق تا عشق رسائی محال ہے یہ رنگ زرد و درد و دل نالہ با سے سرد اوشتا نہیں ہے خاک سے اسکا گرا ہوا محبو نہ تھی یہ آتش نہنیاں کی کچھ خبر بے حس عشق کا نہیں ملتا ہے کچھ مزا عاشق مزاج ہو نہیں ہر دونوں سے محکوم کام</p>	<p>گو یا زبان حسن ہو نہیں اور لسان عشق کرتے ملک ہیں مجدہ وہ ہے استہان عشق دونوں جہاں سے یہ جدا ہے جہاں عشق بہت ہیں کہتے محکوم رہے زربان عشق سب جانتے ہیں اسکو کہ ہے یہ نشان عشق انسا دیہ سمجھتے ہیں افتادگان عشق دلکو جلاتا ہے مرے سوز نہاں عشق یا حصین ملے تو ہوں کامران عشق مراج حسن کا ہو کہی مدح خوان عشق</p>

برسیگا ارجشم تو پہر لینگے داغ دل	شاداب تر رہے گا سدا بوستانِ عشق
عشقی ہی جان و دل سے ہوا خواہ عشق ہے بہولین نہ اپنے دوست کو سب دوستانِ عشق	
غزل	
سرت پنازل ہے میں لہو بادہ خوارِ حسن بر تر خیال و عقل سے ہیں کار و بارِ حسن نور ازل حال ابد اسکی اصل ہے بیخود ہر ایک ہوتا حال اسکا دیکھ کر انسان کو خدا نے جو بخشی ہیں خوبیاں ناز و اداب ہی شوخی و افسوس کم نہیں دنیا میں جو ہے اسکا ہے بندہ بنا ہوا پیدا یہ حسن و عشق سے ہر دو جہاں ہوئے ہوتے ہیں اسکو دیکھ کے تازہ داغِ جگر کیونکہ نہ سب سے حسن کا نازک مزاج ہو	سر میں ہے بس ہر روئے خوشگوارِ حسن عالم میں ایک عشق ہے بس رازدارِ حسن ہم جانتے ہیں سب سے ہر عالی تبارِ حسن ہوتی اگر حیا نہ کہی پردہ دارِ حسن ہے مرتبہ میں سب سے زیادہ وقارِ حسن ہیں دلبری میں ایک صغار و کبارِ حسن افندگی ہے شان بت نامدارِ حسن روز ازل جو عشق ہوا ہمکنارِ حسن انگوٹھیں جان فزا ہے عجب سبزہ دارِ حسن رکھتا ہے ناز سے اسے پروردگارِ حسن
عشقی ہے عشق و حسن سے اک مجبورِ ابلہ میں عشق کا ہوں یا تو ہوں دوستدارِ حسن	
غزل	
ہے گلش جہا نہیں عجائب بہارِ حسن	دکھاتا لاکھ رنگ ہے رنگ ہزارِ حسن

ہر حال میں ہے عشق اطاعت گزار حسن	عاشق پر جبر کرے کو ہے اختیار حسن
مشہور عشق سے ہی ہوا نام حسن کا	قصہ ہمارے عشق کا ہے یادگار حسن
عاشق کو رنج ہو تو ہے معشوق کو ہی رنج	ہے بغیر عشق کہاں ہے قرار حسن
عاشق تمام دل سے جو بھرتے ہیں سکام	پیارا ہی سب کہاں سے ہی بڑھے یار حسن
بیجا ہے کیا جو یار کے ہم باؤں ہی پڑ میں	کرنا ضرور عشق کو ہے انگسار حسن
محبوب حق نے حسن کا جلوہ دکھا دیا	ہتاہ تون سے عشق کو اک انظار حسن
صورت ہو یار خوب تو سیرت ہی خوب ہم	اخلاق کا بھی حسن ہے زیب شعار حسن
بس خالق جمیل کو بیار اجمال ہے	رکھتا عزیز حسن کو ہے کردگار حسن
جلوہ اسی کے نور کا ہے تحت و فوق میں	ارض و سما میں شگفتے آئینہ دار حسن

عشقی غریز حسن سے محکوم نہیں کوئی
رہتا ہوں جان و دل سے سدا میں نثار حسن

عشر

خدا کے واسطے اوس سے محکوم عشق باز ہی ہے	حقیقی عشق کا زینہ سیہ ہے عشق مجازی ہے
ہے رکھتا خاک پر میرا سیلئے ہر اک لازمی ہے	کہ ہوتی خاکساری سے میر سر فرازی ہے
خدا سے ہم سوا او سکی محبت کے نہیں چہتے	کہ حاصل ہو کو اوس کے فضل سے یہ بے نیازی ہے
بتوں کے حسن میں شان خدا کو دیکھتا نہیں	حسینوں سے جو منظور لطف و نظارہ بازی ہے
وہ شاہ حسن کو مجھ میں بلا نیکی نہیں جانتا	اگر وہ آپ آتا ہے تو بس میں کین نوازی ہے
جگر بتا ہے پانی ہو کے میرا سا قحط لشکوہ	حرارت سے تب فرقت کی اب یہ جان گیارہ ہے

<p>او تباؤں رنج تیرے دہشت جو کچھ ہے نرملتا ہے تو میں میں اور دنیا کا عاشق کو فدا جو ملک انسان ہی کیا میں حسن کیا پر کرو وعدہ نہ کل کا وصل سے خوش آج ہی کرو</p>	<p>جہستی رہ میں ہو تیری وہ میں سر فرازی جہان کی زیو میں سب سے بہتر عشق بازی خدا ہی جس کا ہے عاشق وہ محبوب مجازی اگر منظور ملتا ہے تو پھر کیا حیلہ سازی ہے</p>
<p>پریشانی میں یہ کتنی لطافتی نہیں عشقی</p>	<p>شب فرقت میں کیا روز قیامت کی درازی</p>
<p>عزل</p>	
<p>آج دنیا میں حبیب کبریا پیدا ہوئے شاہ شامان پادشاہ انبیا پیدا ہوئے ہتھامہ پور پاک جھکا حق کو منظور نظر دلبر باکشم سرور جان عبدالمطلب مان گے ابراہیم نے جن کے لئے حق ہے دعا آمد آمد کی بشارت جنکی تھی یہی نے دی دونوں عالم ہیں قدم سے جنکے روشن ہو گئے دور جن سے تیرگی شرک ضلالت کی ہو گئی شق اشارے سے ہوا جنکے قراظلاک پر ابر رحمت کی طرح وہ رحمتہ للعالمین وصف بجا ہے خدا نے خود کیا عشقی بیانی</p>	<p>رحمت عالم محمد مصطفیٰ پیدا ہوئے سید الابرار محبوب خدا پیدا ہوئے وہ حبیب کبریا نور خدا پیدا ہوئے آمدہ خاتون کی ہیں دلبر با پیدا ہوئے ہیں وہی مکہ میں عین مدعا پیدا ہوئے وہ لیشیر و مخبر خوف ورجا پیدا ہوئے عالم امکان میں وہ شمس الضحیٰ پیدا ہوئے وہ مدبر نور وہ بدر الدجی پیدا ہوئے صاحب مجاز وہ معجز ناصیہ پیدا ہوئے تازہ گلزار جہان جس سے ہوا پیدا ہوئے وہ شہ دین لایق مدح و ثنا پیدا ہوئے</p>

مفتدی جنکی ہیں سبب مقتدا پیدا ہوئے	غزل	یاد ہی کل سہرا ہدی پیدا ہوئے
<p>نالک دین سرور ہر دور سرا پیدا ہوئے بیچتا خیر خدا ہے اور فرشتے سب درود خضر نبی شہنشاہ تھے جنکے چشمہ دیدار کے فخر میثقی وہ سیکھا جہاں صل علی سعدن لطف و عنایت مخزن جود و کرم صاحب خلق و ادب عالی سبب الہی جنکے آبا باک ہیں ظاہر ہیں جنکے امہات دستگیر مکیان مسکین نواز و داور راحت دل خستگان آرام جان عاشقان</p>	<p>جنکی پیدائش سے یہارض و سما پیدا ہوئے وہ نبی صل علی صل علی پیدا ہوئے اب وہی سر چشمہ آب بقا پیدا ہوئے نام جنکا درود دل کے ہر دو پیدا ہوئے مظہر حق مصدر مہر و وفا پیدا ہوئے اشرف عالم امام الیقینا پیدا ہوئے وہ مظہر وہ بشریٰ لاذکیا پیدا ہوئے حامی زار و غریب و بینو پیدا ہوئے طالبو نکر مقصد و مطلب روا پیدا ہوئے</p>	<p>شاد دل کیونکر نہ عشقی کہ وہ محبوب رب سبب پہ واجب جنکی ہے ہر دور لایا پیدا ہوئے</p>
	غزل	
<p>تم ہو مطلوب خدا محبوب داور یابی شوق ہے دیدار کا دل میں فزون تر یابی لیکن شرف تم اوس جا ہے پھر چرچ ہے ہر رسا اپکا ہم عالمیوں کو حشر میں خلد سے ہر زیارت آفرین جور و ملک</p>	<p>دوسرا کوئی نہیں متسا پیر یابی یک نظر محکوم کہا دور سے انور یابی جلتے ہیں جس جا ہے پھر چرچ یابی آپ ہی ہوں شیعہ روز محشر یابی اچکار و فہم ہی ہے جنت ہی بڑا بکریابی</p>	

<p> جاگنا ویشیکے خواب میں میرے مقدر یا نبی آپ ہی مالکِ نسیم و کوثر یا نبی نام تیرا کشتی دین کا ہے لنگر یا نبی آپ ہے راہ حقیقت کی ہو رہا ہر یا نبی ہے کوئی بخود کوئی حیران و ششدر یا نبی </p>	<p> ہوا اگر حاصل مجھے رو بہ بین رو بہ اپنی خوف بکھوٹنگی کا روزِ محشر کے نہیں اہل دین کو خوفِ ہوج بگردینا کا نہیں رہنمائی کا تمہارا ہے خطر ہی محتاج ہے عاشق کوئی آپ کے ہے شق میں جاگتا </p>
<p> طابِ ظلِ ہایوں بہا عشقی نہیں آپ کے الطاف کا سایہ ہو سر پر یا نبی </p>	
<p>غزل</p>	
<p> مثل دریا بہر ہے ہین دیدہ تر یا نبی کیجے میری دستگیری بہر حیدر یا نبی سنگ دروہ آجکا میرا ہو یہ سر یا نبی لوٹتا ہے دل ہر ایشل کو تر یا نبی در و فرقت ہے دل بیتاب اکثر یا نبی عشق کا اپنے پلا دیجے وہ ساغر یا نبی آجکا دیدار گر ہو گا میرے یا نبی جب تک ہے جسم میں جان و دوش پر سر یا نبی وقت مروں یا الہی ہوں زبان پر یا نبی وقت آخر خاتمہ میرا ہو بہتر یا نبی </p>	<p> ابکی فرقت سے دل میرا ہے مضطرب یا نبی سچ دیتا ہے مجھے چرخِ سنگم یا نبی استان پر جب سائی کی تنہا ہے مجھے ہے تنہا اور کے جاؤں آپ کے روضہ ملک در پہ اپنے اب بلا لیجے مجھے بہر خدا نشہ سے جھکے رہوں شرار و سرخوش میں جلوہ حق دیکھ لو نگاہیں ہی موسیٰ کی طرح در و دل سے سر سے سودا آجکا میرے جا دم نکلیجائے یہ تن سے ساتھ نام پاک کے صدق دل سے بسن بان پر کلہ طیب پر </p>

شاہ عشق کو کہہ مولاد و عالم میں سدا
واسطے شبیر کر از بہر شہر یابنی

غزل

اکیں دل کو میرے مثل آئینہ مفا کر دے
محبت اپنی اور الفت محمد کی عطا کر دے
سوا تیرے ہوں محتاج میں پہر غیر کا یاب
برائے مصطفیٰ برائے ہر اک آرزو میرے
ثریا دل ہے سینہ میں ہر اک کیا کر دے
ہر اک آزار سے اور رنج سے تو دہی شفا مجھ کو
میں بندہ ہو تو مالک ہر من ماجز ہوں تو قادر
جو بیگانہ ہی تیرا دوس سے بیگانہ رہو فین ہی
اکیں دوست تو جو دوست دشمن کہہ ہی چاہا
پہر امجد نہ اب تو در بدر مثل گدا یا رب
ہوں حامی مغفرت کی پر مجھے امید ہے تجھے

سراسر دور دل سے کینہ و کبر و ریا کر دے
انقدق اپنا مجھ کو مصطفیٰ پر سے فدا کر دے
در عقد سے برا طرح دست مدعا کر دے
بحق مرقعنی ہر اک مرا مطلب روا کر دے
کسی موت سے تو دلی مرے تسکین ذرا کر دے
مرے ہر ایک دے دل کی تو یارب دوا کر دے
مرے ہر عقدہ لامل کن یارب تویی واکر دے
جو تیرا آشنا ہو اس مجھ کو آشنا کر دے
برائی جو کرے مجھے تو اسکا ہی بدلہ کر دے
جو دنیا ہو مجھے تو اپنے ہی در پر ہلا کر دے
نظر رحمت کی فرما عفو تو میری خطا کر دے

کیا ہے نامزد دنیا میں جیسا تو نے عشق کو
اوسے عقی میں ہی یارب غلام مصطفیٰ کر دے

غزل

سپیدی انت حبیبی و شریف العربی
فقد ازلک و حی مع امی و ابی

<p>مرجا سید لولاک شہ جملہ نئے جب سے او سین ہے بہر عشق رسول نور سے اپنی کیا جھکو خدا نے پیدا مولد پاک عرب ہے عربی تیری زبان پہنے نخلین گیا عرش معلیٰ پر تو ہے دعا کا ترے خرمہ میں بدینہ سکاثر جام اک وصل کا اے ساتھی کوثر دیکھے عشق محبوب آہی میں میں دیوانہ ہوں جز گنہ میرے عمل نیک نہیں تو شفیق</p>	<p>افضل و اکمل و بہم منتخب و منتخبی دل صافی ہر آئینہ بنا ہے حلے پہلے آدم سے ہے تو ہی تری عالمی نسبی اس لئے آیا ہے قرآن زبان عربی مرتبہ پائے کہاں سے یہ کوئی ادبی ہو ٹھہر سب جانتے ہیں ایسی ہے شیریں ہجر میں جان ہے ہونٹوں پہ ہے شیریں کیا خبر جھکو کہ کیا ہے ادب و دیادی کر شفاعت تری یہ ہے سبب بوسہ</p>
<p>کرد واد رس کے اب او سکے سیما ہے جہان در پہ اب آیا ہے غمشقی ہے دریاں طہی</p>	
<p>دل سے عاشق ہوں تہا را میں رسول عربی یا آہی ہو مجھے بار بدر بار سنے ہے تب ہجر میں تیرے مجھ کو تہ نہ لبی اے قریشی لعل و با شمی و مطلقہ مرتبہ جھکو الو العزم کا حق ہے بخشا ترا حافظ تھا خدا اس لئے کہ چل نہ سکا</p>	<p>دل جان میری خدا تجھ پر ایسے میری جا کے محبوب اپنے کروں حاجت طلبی شریت وصل بیا جھکو طیب عربی مثل خورشید ہے روشن تری عالمی کر دیا ختم سل اور رسول اور نبی جہاں بوجہاں کا آتش نرنی بولہبی</p>

<p>پہر ہوا دوسرا اب کوئی نہ لایا اسکے در و فرقت سے ترے دل پر بہت اڑوا و وصل سے اپنے عطا کرے دل کو شکن عقل کل کی نہیں طاقت کہ جو بیان سکے میں تیری ہلانے کی نہیں ہے طاقت</p>	<p>کیا ترے جسم پر شریف رسالت ہی بہی کچھ دوا درد کی کیجے مرے والا مصلحتی ہجرت میں ترے شب روز ہے اک مضطرب کیا ترے رتبہ کو پہونچے یہ مراد میں غبی رہتی ہے نوک زبان عجز سے داتو میں دبی</p>
<p>آخری وقت میں دیدار دکھا دے اللہ اب ہے عشقی کو جدائی سے تری جان بلی</p>	
<p>محمسن عشقی پر غزل قدسی</p>	
<p>مرحبا ختم رسل تاج سر حلقہ بنے مرحبا خیر و رسی یا شمی و مطلبی</p>	<p>مرحبا صاحب عالی نسب و حسبی مرحبا سید مکی مدنی العسری</p>
<p>اول و جان با وفا سیت چو عجب خوش لقی</p>	
<p>کیا ترے حسن جدا داکا ہو وصف رقم کیا تری بات ہے کیا حسن ہے خالق کی</p>	<p>پہر تے ہیں جلد حسنیناں جہان نیرا دم من بیدل بجال تو عجب حیرانم</p>
<p>اللہ اللہ چہ حال است بدین بوا بھوی</p>	
<p>نور سے اپنے ترا نور کیا حق نے جدا اک تری وجہ سے پیدا ہو میں ہر دور</p>	<p>وہی شاہا ہوا منشا و تری پیدا پیش کا نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را</p>
<p>برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب</p>	

ایک قلم نسخہ ہوا نسخہ توریت و زبور	جب شریعت کا ترے ہو گیا نافذ منشور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب گرد پھرا	ہوا نسخہ ہوا انجیل میں جو کچھ مذکور
زان سبب آئندہ قرآن بہ زبان عربی	
چرخ ہفتہم پہ گیا دیکھ لے جنت بہشت	کر کے علم سبھی اقصیٰ کے وہ رہ اور وہ ہشت
شب ہولع عروج تو زان خاک گذشت	لامکان عرش کی اکدم میں کی تو کھگشت
بقا کے سیدی رسد پہنچ سبے	
ستھمے ہر ایک کا پورا پورا ہے باغ مرام	ابر رحمت سے ترے تازہ ہر گلزار نام
نخل بہستان مدینہ ز تو سر سبز مدام	جس سے شاداب شجر ہی ہیں وہ ہر فیض عام
زان شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں طہی	
جان ہو ٹونہ ہے تکرے ہوا جانا ہے جگر	تری فرقت میں مری ہو گئی حالت تیر
چشمِ حمت بکشا سوے من ماند از نظر	ترے دیدار کو رو تے ہیں مرے دیدہ تر
اے قریشی یقی ہاشمی مطلبی	
طہش غم سے ہر آب نشنگی از حد ہیات	اتش سحر سے جلتا ہے کلیجہ و زرات
ماہہ شہنہ لبائیم توئی آب حیات	شریب وصل بلا جگہ اس غم سے بجات
رحم فرما کہ زحد میگذر دشنہ لبی	
جسمیں نہ کہتا نہیں بے اذن درشتہ قہمی	ہے ترا بیت مقدس شرف بیت حرم
نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم	تری در بانی کا جبریل کو ہے فخر آئم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئی تو شد بزدلی	

<p>شریت وصل بلا محکوب طیب روحی سیدی انت حبیبی و طیب تنہی</p>	<p>دل میں ہے دوست ہر سے حسین ہر جی دیکھ کر عشق میں عیشی کی بہت تیشالی</p>
<p>آمدہ سو سے تو قدسی ہے دران طیبی</p>	
<p>سلام عربی</p>	
<p>يَا بَنِي الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ سَيِّدِكَ الْاَصْفِيَا سَلَامٌ عَلَيْكَ مَرْحَبًا مَرْحَبًا سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ مَوْلَا سَلَامٌ عَلَيْكَ اَفْضَلُ الْاَزْكِيَا سَلَامٌ عَلَيْكَ اَنْتَ نَدَى الدُّجَى سَلَامٌ عَلَيْكَ اَنْتَ شَمْسُ الْقَصْبَى سَلَامٌ عَلَيْكَ صَاحِبُ الْاِهْدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ اِنَّكَ مَدْعَا سَلَامٌ عَلَيْكَ اَنْتَ مَطْلُوبَا سَلَامٌ عَلَيْكَ لَكَ رَوْحِي وَدَا سَلَامٌ عَلَيْكَ</p>	<p>يَا شَفِيعَ الْوَرَى سَلَامٌ عَلَيْكَ خَاتَمُ الْاَيْنِيَا سَلَامٌ عَلَيْكَ اَحْمَدُ لَيْسَ مِثْلُكَ اَحَدٌ وَاجِبُ حُبِّكَ عَلَى الْخَلْقِ اَعْظَمُ الْخَلْقِ اَشْرَفُ الشُّرَفِ كَشَفْتَ سِنَاكَ فَلَهَبْتَ الظُّلَمِ طَلَعْتَ مِنْكَ كَوْنُ الْاَعْرَانِ مَحْطَطُ الْوَحْيِ مَنَزَلُ الْقُرْآنِ اِنَّكَ مَقْصِدِي وَمَلْجَأِي مُطْلَبُ لَيْسَ يَا حَبِيبَ سِوَاكَ سَيِّدِي يَا حَبِيبَ مَوْلَا نِي</p>
<p>هَذَا اقولُ عَلَامِكَ عِشْقِي مِنْهُ يَا مَصْطَفَى سَلَامٌ عَلَيْكَ</p>	
<p>سلام اردو</p>	

<p> احمد مجتبیٰ سلام علیک یاجنب خدا سلام علیک اور بے انتہا سلام علیک بھیجتے ہیں سدا سلام علیک صلوٰۃ و ثنا سلام علیک تا بروز جزا سلام علیک واہ صل علی سلام علیک دین کے رہنا سلام علیک سب کے حاجت و اسلام علیکم خلق کے پیشوا سلام علیک بحر جود و سخا سلام علیک </p>	<p> اس شے دوسرا سلام علیک سرور اولیا سلام علیک اس پر ہو درود نامحدود خود خدا اور ملائکہ اوس کے آل پر ہو تحیت و تسلیم عاصیوں کے ہو تم شفاعت خواہ ذات اقدس ہے رحمت عالم ہادی جن و انس رہبر حق تو دستگیرِ جان ہو تم بیشک اے میری غریب و مسکین کے قلم فیض ایکسا ہے روان </p>
---	--

<p> بہیجتا جان و دل سے ہے عشقی دم بدم دایما سلام علیک </p>

<p>غزل</p>

<p> صبح و سہا پہی مرار و زہ ناز ہے اوس کے نیاز عجب او نہیں سمجھے ناز ہے وان شمع کو ہی چیر میں سو زہ گداز ہے </p>	<p> غیر دن سے احتراز ہے اوس کے نیاز ہے گردن خمیدہ میں ہوں تو دہ سروراز ہے فرقت میں کیا ٹپکتا ہے پروانہ میرا </p>
--	--

<p>منظور چشم دل سے ہر نگارہ یار کا راز و نیاز عاشق و معشوق میں جوین دیکھو دیا ر عشق میں نیرنگ حسن کا مجھ کو نہیں ہے غیر سے کچھ حاجت نیاز کو تازہ دست چاہئے دنیا کی حرص سے کر دے اگر وہ چاہے تو ذرہ کو تہ تاب عاشق میں یار کا ہون پری ہو لو کیا کرو</p>	<p>عاشق بھی چشم روختہ مانند باز ہے میں کیا کہوں کسی سے کہ پوشیدہ راز ہے محمود ہے غلام تو مالک ایاز ہے ہر وقت میں کریم مرا کار ساز ہے کیا فائدہ اسے شیخ جو ریش دراز ہے اوسکے سوا ہی پر کوئی نکتہ نواز ہے ناجنس ہے ہمیشہ مجھے احترام ساز ہے</p>
--	---

دیکھو تو یار کون ہے اغیار کون ہے
عشقی خدا نے دی نظر امتیاز ہے

مناجات محرق

<p>يَا اِلٰهِي اَنْتَ مَوْلَايَ وَرَبُّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ حَيُّ الْقَدِيْمُ وَالْعَلِيْمُ وَالْمَرِيْدُ اَنْتَ عَفَا اَوْحَلِيْمُ قَادِرٌ رَّبُّ حَسِيْمُ اَنْتَ وَهَّابٌ وَتَوَّابٌ مَعْنَتُ مَعْنِي اَنْتَ صَدَّاقٌ وَصَدِّقٌ كَفِيْلٌ وَوَكِيْلٌ فَدَا اَهْلًا بِطِيْعَتِكَ يَا مَنِ يَمِيْنُ وَالْيَسَارُ يَا اِلٰهِي اَعْطَا حَيْرًا كَبِيْرًا اَدَامِيًّا</p>	<p>اَعْبُدْ اِيَّاكَ وَاِيَّاكَ اَتَعْبُدُ وَالْكَلِيْمُ وَالسَّمِيْعُ وَبَصِيْرُ الطَّالِبِيْنَ اِنِّي عَبْدٌ ضَعِيْفٌ مُذْنِبٌ وَاسْتَكِيْرُ اِنِّي يَا رَبِّ مُسْكِيْنٌ ذَلِيْلٌ وَاهْلِيْ اِنِّي عَبْدٌ حَقِيْرٌ وَالدَّالِيْلُ وَالْخَسِيْرُ اَعْفَا وَاَعْفُزْ لِنَا اَعَا فِرْلَا لِمُدَّ بِيْعُ كُنِي اَكُوْنُ فَاَرْغَا مِنْ رَحْمَةِ الدُّنْيَا وَآخِرَتِ</p>
---	---

<p>رَبِّهِ هَبْلِي مِنْ سُرِّ الْقَلْبِ وَالنُّورِ بِسْمِكَ يَا رَبِّتَا خَيْرَ مَسْئُولٍ بِهِ بِالَّتِي الْمُصْطَفَى يَا رَبِّتَا بِالْعِصْرَةِ رَبِّتَا اغْفِرْ لَنَا وَاعْفِرْ أَبَا أَمِينَا</p>	<p>وَالْقَوَاءِ الْحَبِيبِ لِلطَّعَامِ فِي كُلِّ حَرِينٍ أَعْطِنَا تَوْفِيقَ تَرْبِيلِ الْقُرْآنِ مُبْدِينَ بِالصُّبْحِيِّ وَالْأَوَّلِيَّ وَالْأَكْبَرِ وَالْمُسْتَكْبَرِ ثُمَّ كُلُّ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ كُلُّ الْمُسْلِمِينَ</p>
--	--

وله

<p>أَنْتَ هَادِي أَهْدِنَا رَبِّي صِرَاطَ الصَّالِحِينَ لَا حَمْلَ فِي آيَاتِكَ يَا عَلِيمُ الْمُدْعَا أَجْزَلُ رَحْمَةٍ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خُلِقَ عَافِي مِنْ شَرِّ مُدَاعٍ وَخَاسِي يَدِيهِمْ رَبَّنَا الْخَفِيطِينَ الْآفَاتِ مِنْ كُلِّ الْبَسَا رَبَّنَا ارْزُقْنَا رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا أَعْطِنِي خَيْرَ الْكَثْرَةِ أَوْ الْأَمَانِ وَالْفَلَاحِ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَبِرًّا نَأْتِي بِهِ الْعَمَلِ أَنْتَ خَلَّاقِي وَرَبِّي وَرَبُّ كُلِّ الْخَلْقِ كُلِّ أَمَانِي بِكَ إِسْمِي عَلَامُ مُصْطَفَى</p>	<p>هَبْ لَنَا وَأَرْحَمَ عَلَيْنَا يَا أَمَانَ الْخَاطِبِينَ لَا سَوْأَ الْأَمْنِكَ يَا حَبِيبَ السَّائِلِينَ مِنْ شَرِّ الْمُؤْذِنِينَ الْفُجْدِينَ الْحَاسِدِينَ مِنْ شَرِّ رُحَمَاءِ الْحَيَّةِ وَالنَّاسِ شَرِّ الطَّائِفِينَ ثُمَّ مِنْ حَزِينٍ وَغَمٍّ أَنْتَ خَيْرُ الْخَافِطِينَ أَنْتَ خَيْرُ الْوَاسِعِينَ أَنْتَ خَيْرُ الْمُرْتَبِينَ وَالْفَرَّاحِ وَالْفَنَاءِ ثُمَّ لِسَانُ الشَّاكِرِينَ ثُمَّ غُرَارُ أَوْ خَلَاصُ أَوْ صَائِدُ الْبَقِيَّةِ لَيْسَ مَطْلُوبِي سِوَاكَ يَا خَيْرَ وَالْمُعَانِينَ رَبِّتَا اغْفِرْ لَنَا وَاعْفِرْ أَبَا أَمِينَا</p>
--	--

رَبَّنَا أَلْبَسْ بِنَاتِكَ إِتْحَافَ السَّلَامِ
ثُمَّ إِلِ الْهَيْبِ وَاهْلِيَّتِ الطَّاهِرِينَ

وَل	
يَا إِلَهِي أَعْطِ قَلْبًا سَاكِرًا رَاضِيًا مِنْكَ شَكُورًا صَابِرًا	رَبِّتَا هَبْنِي لِسَانًا ذَاكِرًا ثَمَرًا جَعَلْتَنِي غَنِيًّا وَفَانِيًّا

رباعی

دنیا کا خیال ہے کہ خواب غفلت یاں کس لے آئے تہے کئے کیا کیا کام	بجور ہے ہر اک پیسے شراب غفلت اتنا تو کرے کوئی حساب غفلت
---	--

ولہ

۵۶۳۶۲

مطلب مجھے ادنیٰ سے نہ اعلیٰ سے ہے بندہ میں خدا کا ہون اوسیکی ہے طلب	کچھ کام نہ دنیا سے نہ عقبی سے ہے عشقی مجھے کام میرے مولا سے ہے
--	---

قطعة تارنج طبع گلدستہ ہذا از مصنف

اس تارنج میں لفظ جان جسکے لفظی معنی روح کے اور برادری معنی محبوب کے ہیں
لام معقول و مقبول پڑین تو یہ لفظ دو معنوں کو شامل ہوگا اگر بلا اصناف سے لام
یعنی امر جسکا شہنشی میں جاننا ہے پڑیا جائے تو دونوں لطف حاصل ہوگا۔

ملی طبع کی کیا یہ تارنج عشقی یہ یافت نے مصرع کہا گوش دلین	ہے تارنج مطبوع و معقول جان یہ اشعار عشقی ہے مقبول جان
--	--

قطعة تارنج طبع از شایخ ائکار جناب مولوی محمد نصیر الدین صاحب تخلص ناصر

چہا پے اندون کچھ طبع زاد اشعار ہے سراضافہ سے ناصر نے یہ تارنج لکھی	مرے تخلص غلام مصطفیٰ عشقی تخلص جہاں قابل ہے عمدہ فکر ہے نیکو تخلص
---	--

۱۳ ۱۳ ھ

تاشد

تخلص غلام مصطفیٰ

CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۱ } ACC. No. ۵۴۳۴۲
 AUTHOR { م. س. ع. } غنی، علامہ
 TITLE { (P. 11/4) } کتاب - مکتبہ

T11.1.01
 T11.1.05

THE BOOK MUST BE RETURNED BY THE TIME

{ م. س. ع. } ۸۹۱۵۴۳۱
 ۵۴۳۴۲
 غنی، علامہ
 { (P. 11/4) } - کتاب مکتبہ

Date	No.	Date	No.
T11.1.01			
20/6			
T11.1.05			
24/3			

MAULANA
 AZAD
 LIBRARY



ALIGARH
 MUSLIM
 UNIVERSITY

:-RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re 1/- per volume per day shall be charged for tex-tbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

By: [Signature]
 Librarian
 A. M. U. Aligarh
 Date: [Signature]